صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 02 جنوری 2020ء بمطابق 06 جمادی الاول 1441 ہجری بعداز دوپہر دو بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ O مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ O قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ O وَلَمْ نَکُ نُطْعِمُ الْمِسْکِیْنَ
O وَکُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِیْنَ O وَکُنَّا نُکَذِّبُ بِیَوْمِ الدِّیْنِ O حَتّٰی اَتٰنَا الْیَقِیْنُ O فَمَا تَنْفَعُهُمْ
شَفَاعَةُ الشّٰفِعِیْنَ O فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْکِرَةِ مُعْرِضِیْنَ O کَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ O فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ
O بَلْ یُرِیْدُ کُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ یُّؤْتٰی صُحُفًا مُّنَشَّرَةً O کَلَّا بَلْ لَّا یَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ O کَلَّآ اِنَّهٗ تَذْکِرَةٌ
O فَمَنْ شَآءَ ذَکَرَهٗ O وَمَا یَذْکُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ O هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰی وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ۔

(ترجمہ): مجرموں سے پوچھیں گے۔ تمہیں کیا چیز دوزخ میں لے گئی؟ وہ کہیں گے "ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے۔ اور مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے اور حق کے خلاف باتیں بنانے والوں کے ساتھ مل کر ہم بھی باتیں بنانے لگتے تھے۔ اور روز جزا کو جھوٹ قرار دیتے تھے۔ یہاں تک کہ ہمیں اُس یقینی چیز سے سابقہ پیش آ گیا"۔ اُس وقت سفارش کرنے والوں کی سفارش ان کے کسی کام نہ آئے گی۔ آخر اِن لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ اِس نصیحت سے منہ موڑ رہے ہیں۔ گویا یہ جنگلی گدھے ہیں۔ جو شیر سے ڈر کر بھاگ پڑے ہیں۔ بلکہ اِن میں سے تو ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ اُس کے نام کھلے خط بھیجے جائیں۔ ہر گز نہیں، اصل بات یہ ہے کہ یہ آخرت کا خوف نہیں رکھتے۔ ہر گز نہیں، یہ تو ایک نصیحت ہے۔ اب جس کا جی چاہے اس سے سبق حاصل کر لے۔ اور یہ کوئی سبق حاصل نہ کریں گے الا یہ کہ اللہ ہی ایسا چاہے وہ اس کا حق دار ہے کہ اُس سے تقوی کیا جائے اور وہ اس کا اہل ہے کہ (تقوی کرنے والوں کو) بخش دے۔ وآخِرُ الدَعوَانا أنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ۔

رسمی کارروائی

جناب سپیکر: جزاک اللہ، کوئسچنز آور۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! ایک منٹ کے لئے، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہماری اپوزیشن کی خواتین کا مشترکہ پوائنٹ آف آرڈر ہے جو کہ دو منٹ یا ایک منٹ لوں گی، آپ کے کوئسچنز آور سے۔

جناب سپیکر: نہیں تو کوئسچنز آور کے بعد کریں ناں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں سر، یہ بہت ضروری ہے، اگر ہمیں بات کرنے نہ دی گئی تو پھر ہم واک آؤٹ کر جائینگی، Please Sir, it's a very important

جناب سپیکر: وہ تو پھر پہلے، Let me complete the Order of the Day, then give to all of you.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، بس ہم ایک دو منٹ لیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، Only one minute، یہ نہ ہو کہ پھر اور بھی، جی نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! میں آپ کا بہت شکریہ ادا کرتی ہوں۔ جناب سپیکر صاحب! ہمارے ہاں کاکس ہے اور کاکس جو ہے وہ Above the party lineایک ایسا ادارہ ہے کہ جو ہمارا یہاں پہ اسمبلی میں ہوتا ہے اور یہ جب پاکستان پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ تھی تو اس وقت یہاں پہ کاکس بنا تھا جو کہ تمام خواتین کو آپس میں لنک کر کے رکھتا تھا۔ جناب سپیکر صاحب! یہاں پہ اب Personal liking and dislikingشروع ہو گئی ہے، یہاں پہ لیجسلیشن کوئی نہیں ہو رہی، Through CAUCUSیہاں پہ کسی قسم کی، کسی خاتون کے ساتھ کوئی کھڑا نہیں ہوتا ہے کیونکہ یہ کاکس اتنا Importantایک فورم ہے کہ جہاں سے لیجسلیشن ہونی چاہیئے، جہاں پہ اگر کوئی ٹور کے لئے جانا چاہتا ہے، کوئی بھی اگر سپانسر کرتا ہے، جناب سپیکر صاحب! نائب صدر ریحانہ اسماعیل صاحبہ اور جائنٹ سیکرٹری جو ہے وہ اور میں، ثوبیہ شاہد، شگفتہ ملک، یہاں پہ نعیمہ کشور صاحبہ اور ہماری جتنی بھی اپوزیشن کی خواتین ہیں، ہم نہ صرف عہدوں سے Resign کرتی ہیں بلکہ ہم کاکس کی ممبر شپ سے بھی Resign کرتی ہیں کیونکہ یہاں پہ ہمیں Own نہیں کیا جا رہا، یہاں پہ آپ سے کوئی

مشاورت نہیں ہوتی ہے، جس کو جو پسند آئے اس کو باہر کے ٹور پر بھی بھیج دیتے ہیں، ہمیں اس کی کوئی Logic سمجھ نہیں آتی ہے کہ یہ کیا Logic ہے؟ تو ہم سب لوگ اس سے آج اسی وقت ہم لوگ کاکس سے Resign کر رہی ہیں جو اپوزیشن کی خواتین ہیں، چاہے وہ ممبر ہیں چاہے وہ عہدیدار ہیں، تو ہمارا یہ Resignation جو ہے وہ آپ کے Through ہم نے بھیج دیا ہے، کاکس کی پریذیڈنٹ صاحبہ کو بھی، وہ تو آتی ہی نہیں ہیں اور اس کے علاوہ جو لوگ ہیں وہ کوئی انگلینڈ جا رہا ہے، کوئی کہیں اور جا رہا جا رہا ہے۔

Mr. Speaker: Law Minister Sahib, Minister for Law.

جناب منور خان: میں تھوڑا اس پہ۔

جناب سپیکر: جی منور خان صاحب! بس بات تو آ گئی ہے، میرے خیال میں منسٹر لاء سے، جی منور خان۔

جناب منور خان: اگر یہ ایم پی اے صاحبان واقعی اتنا غصے میں ہیں تو میرے خیال میں میں بھی اپنے آپ کو ان کے ساتھ Oppose کرتا ہوں کہ میں بھی ابھی استعفیٰ دینے کے لئے ان کے ساتھ تیار ہوں، جب بھی یہ چاہیں میرا استعفیٰ ابھی سے لے لیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کاکس میں کدھر سے آ گئے؟ منور خان صاحب! یہ کاکس کی بات ہو رہی ہے، آپ تو کاکس کے ممبر نہیں ہیں، وہ تو لیڈیز ہیں۔

جناب منور خان: ہاں؟

جناب سپیکر: یہ تو لیڈیز ہیں کاکس کی ممبرز۔

جناب منور خان: نہیں، لیڈیز تو ہیں ناں، یہ استعفیٰ جو دے رہی ہیں تو میں بھی ان کے ساتھ استعفیٰ دینے کیلئے تیار ہوں جی۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: جی نعیمہ کشور صاحبہ، مائیک کھولیں نعیمہ کشور صاحبہ کا۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! جب کاکس بنا تھا تو یہ کاکس اس لئے بنا تھا کہ خواتین کے جو مسائل ہیں ان پہ بات کریں گے اور ان کیلئے لیجسلیشن کریں گے، یہ جو ہمارے صوبے کی خواتین ہیں یا جوان کو درپیش مسائل ہیں لیکن جب سے ہم اس ہاؤس میں آئیں ہیں، میں نے تو نہیں دیکھا کہ کوئی کال اٹنشن آیا ہو، کوئی ریزولیوشن آئی ہو، کوئی لیجسلیشن آئی ہو اور نہ ہماری خواتین کو اس میں Confidence میں لیا گیا ہو لیکن میرے خیال میں اس کاکس کو صرف، میں کہوں گی، اس کاکس کو این جی او تک صرف محدود کیا گیا ہے یا وزٹ تک محدود کیا گیا ہے اور اس میں اپوزیشن کو بھی اعتماد میں نہیں لیا جا رہا ہے تو میرے خیال میں پھر اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے، اگر یہ اسے صرف اپنے ذاتی فوائد کیلئے اس کو

استعمال کر رہی ہیں تو پھر ہم اپوزیشن کی خواتین اس میں اس کا حصہ نہیں بنیں گی کیونکہ ہم اپوزیشن کی خواتین اس صوبے کی خواتین کے مسائل کے حل کیلئے ادھر بیٹھی ہیں، ہم اپوزیشن کی جو خواتین ہیں وہ اس صوبے کی خواتین کے مسائل کیلئے ادھر آواز اٹھا رہی ہیں، تو ہم اس کیلئے آئی ہیں، تو میرے خیال میں اگر اس طرح یہ ایک ایسا ادارہ ہے جسے ذاتی فوائد کیلئے اس کو استعمال کیا جا رہا ہے تو پھر ہم اس کا حصہ نہیں بنیں گی، تو اس لئے ہم خواتین نے، اپوزیشن کی جو خواتین ہیں ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم اس سے Resign کریں گی ۔ تھینک یو جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو جی۔ لاء منسٹر صاحب۔

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون):</u> سر، چونکہ یہ کاکس وویمن کا مسئلہ ہے اور میں بھی آنریبل منور خان صاحب سے میں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ بھی کاکس سے استعفیٰ دے رہے ہیں؟ منور خان صاحب نے وویمن کاکس سے استعفیٰ دیا ہے۔

<u>وزیر قانون:</u> سر! اتنے الیکشن اور اتنی محنت کے بعد ہم ایسی بات پہ کب استعفیٰ دیں گے؟ یہ تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا لیکن میں منور خان صاحب سے بھی اور سب سے ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ یہ وویمن کاکس ہے، یہ خواتین کا ایک وہ ہے، ہاؤس کے اندر ان کو ایک آرگنائز طریقے سے، سر، میری اس میں Suggestion یہ ہے کہ چونکہ وویمن کاکس جو ہے یہ صوبائی اسمبلی کے ساتھ Related ہے اور چونکہ یہاں سے یہ کام کرتا ہے، یہاں پر ان کا آفس بھی ہے تو سر، میری ریکویسٹ یہ ہے کہ اگر آپ ان ساری وویمن ایم پی ایز کو بلالیں ایک ٹائم پہ، مجھے بھی بیشک ساتھ میں بلالیں اور اس پہ ہم بیٹھ جائیں گے، ان کے ایشوز سن لیں گے، بغیر اس کے کہ ہم جذبات سے بات کریں، ادھر ایشو سن لیں گے اور اگر کوئی ایسے ایشوز ہوئے تو ہم ان کو ایڈریس کریں گے اور اگر ایڈریس نہ ہوئے تو پھر ان کے پاس یہ آپشن موجود ہے لیکن میری تو ریکویسٹ یہ ہوگی کہ آپ کی سربراہی میں یہ میٹنگ بلائی جائے اور اس میں ہم بیٹھیں، ان چیزوں کو Threadbare discuss کریں اور اس کو ٹھیک کریں۔ میرے خیال میں وویمن کاکس ایک اچھا فورم ہے، اس کو فعال ہونا چاہیئے، اس کو ٹھیک ٹھاک کام کرنا چاہیئے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! اٹھارہ مہینے ہوگئے ہیں، ہم نے بار بار ڈپٹی سپیکر صاحب سے بھی اس کے بارے میں بات کی ہے، ہم آج بہت مجبور ہوکے آپ سے بات کر رہے ہیں، ہم کسی صورت میں بھی اس کاکس کا حصہ نہیں بننا چاہتے، جس کاکس پہ دنیا انگلیاں اٹھا رہی ہے کہ یہاں سے ایک چلتا ہے تو پہنچ جاتا ہے، UK پہنچ جاتا ہے، دوسرا چلتا ہے تو فرانس پہنچ جاتا ہے، تیسرا اٹھتا ہے تو امریکہ پہنچ جاتا ہے، کیا Criteria ہے، کیا Criteria ہے اس کا، مجھے بتائیں کیا کسی نے ہم سے مشورہ کیا ہے؟ ہم اپوزیشن لیڈیز اس کاکس کا حصہ نہیں بنیں گے اور اب یہ کاکس جو ہے وہ کاکس نہیں رہے گا، Last tenure میں بھی یہ کاکس ٹورز کیلئے استعمال ہوتا رہا ہے، ابھی بھی ٹورز کیلئے استعمال ہو رہا ہے، ہم لوگ اس کا حصہ نہیں ہیں اور نہ رہیں گے، نہ ہمیں سپیکر صاحب سے ملاقات کی ضرورت ہے، ہم ان سے روزانہ ملتے ہیں، اس چیئر کی ہمارے دل میں بہت زیادہ عزت ہے لیکن ہم اس کاکس کا حصہ نہیں رہیں گے، یہ ہمارا آخری فیصلہ ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، ایک بات میں، I want to clarify کہ یہ جو کاکس ہے نا، یہ کوئی اسمبلی کے پوائنٹ آف ویو سے ہمارا اس کے ساتھ کوئی خاص تعلق نہیں بنتا، نمبر ایک، ہمارے اس میں کہیں اس کا ذکر ہی نہیں ہے، یہ جو خواتین ایم پی ایز ہیں ان کی ایک باڈی ہے، اسمبلی صرف ان کو Facilitate کرتی ہے، تو اگر آپ اتنے لوگ کاکس سے مستعفی ہوں گی اور یہ کاکس کا وہی مینڈیٹ ہے جو آپ نے اور نعیمہ کشور صاحبہ نے بیان کیا کہ اس کے Through خواتین کیلئے لیجسلیشن آنی چاہیئے، اچھی تجاویز آنی چاہئیں، For the development, for the empowerment of ladies in the Province، تو بہرکیف ہم دیکھتے ہیں کہ اس کا کیا Solution ہے؟ جیسے لاء منسٹر صاحب نے کہا ہے، اگر اس طرح آپ کہتی ہیں تو میں آپ سب کو بلا لیتا ہوں، نگہت بی بی! ویسے ہمارا اس کے ساتھ کام کوئی نہیں ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! میں بتاتی ہوں، سر، اس کا Patron in Chief آپ کا اگر کام ہی نہیں ہے-----

جناب سپیکر: اگر یہ ایشو فلور پہ آنا شروع ہوگیا تو ہم اپنی Facilitation withdraw کرلینگے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں سر، اگر آپ کا اس میں کوئی رول نہیں ہے یا ڈپٹی سپیکر صاحب کا رول نہیں ہے تو پھر ڈپٹی سپیکر اس کا Patron in Chief کیوں ہے؟ پھر تو کسی خاتون کو ہونا چاہیئے، پھر اس چیئر کو ہونا چاہیئے یا پھر لاء منسٹر کو ہونا چاہیئے، یہ کیا بات ہوگئی کہ آپ جب کہتے ہیں کہ لیجسلیشن نہیں

ہو رہی ہے تو ہمیں اس کاکس کی ضرورت نہیں ہے، یہ ابھی تک جو لیجسلیشن آئی ہے یہ ہم یہ اپنے زور بازو پہ لے کر آئے ہیں، ہم نے کاکس کو استعمال نہیں کیا ہے، کاکس صرف جو Travel trips ہیں اس کی لئے رہنے دیں، وہ آپ ٹریژری بنچز کی عورتوں کو Accommodate کرتے رہیں، ہمیں اس سے کوئی تعلق نہیں ہے، آج کے بعد کاکس سے اپوزیشن کی لیڈیز کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ جناب سپیکر! میرے خیال میں اس ٹاپک کو یہی پہ ختم کر کے کو ئسچنز آور لے لیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، دیکھیں جب اپوزیشن اس سے آؤٹ کرے گی نا، پھر اس کی ویلیو ہی ختم ہو جاتی ہے، یہ تو آپ ساری خواتین کا۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> جناب سپیکر صاحب۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر صاحب، اور میرا خیال ہے کہ اب آپ کو ئسچنز آور پہ آجائیں، بس ختم کریں اس بات کو، ہمارے استعفے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> چلیں میں لاء منسٹر صاحب کے ساتھ بعد میں بھی، After the session بیٹھتا ہوں اور ہم کوئی ڈسکشن کرتے ہیں، ان شاء اللہ آپ کو ساتھ لے کر چلیں گے۔ آپ ہماری آنریبل ممبرز ہیں، اس ہاؤس کی بھی جو بیوٹی ہے نا وہ اپوزیشن ہے اور اسی طرح جتنی ہماری سٹینڈنگ کمیٹیاں ہیں ان کی بیوٹی بھی اپوزیشن ہے اور اسی طرح کاکس کی بھی یا کوئی بھی چیز بنے تو جو اپوزیشن ہوتی ہے وہ اس کا ایک Integral part ہوتی ہے، So, we will، میرے خیال میں اس کو اپنے آرڈر آف دی ڈے کی طرف جائیں، اس پہ کافی بات ہو گئی ہے، اس پہ کافی بات ہو گئی ہے، اب میں اور لاء منسٹر اس کے بعد بیٹھ کے پھر آپ کے ساتھ بیٹھیں گے۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you very much. Questions` hour: Question No. 4284, Janab Sirajuddin Sahib.

* 4284 _ <u>جناب سراج الدین:</u> کیا وزیر اوقاف ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت نے محکمہ اوقاف کا دائرہ کار وسیع کرنے کیلئے صوبہ بھر میں اسسٹنٹ کمشنروں کو ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر اوقاف مقرر کرنے کی کوئی تجویز زیر غور ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اب تک کتنے اضلاع میں اس پر عمل درآمد کیا گیا ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد ظہور (معاون خصوصی برائے اوقاف) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، صوبائی کابینہ نے اپنے اجلاس مورخہ 9اگست 2019ء کو محکمہ اوقاف کا دائرہ کار وسیع کرنے کیلئے صوبہ بھر میں اسسٹنٹ کمشنروں کو ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر اوقاف مقرر کرنے کی تجویز کو منظور کیا ہے۔

(ب) اس بابت صوبائی محکمہ عملہ نے مورخہ 10دسمبر 2019ء کو نوٹیفکیشن جاری کیا ہے جس کے تحت تمام اسسٹنٹ کمشنرز ہیڈکوارٹر کو ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر اوقاف کے اختیارات تفویض کر دیئے گئے ہیں، صوبائی محکمہ عملہ کے نوٹیفکیشن کی رو سے محکمہ اوقاف نے بھی مورخہ 23 دسمبر 2019ء کو نوٹیفکیشن جاری کر کے اسسٹنٹ کمشنر ہیڈکوارٹر کو ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر اوقاف کے کام کی تفصیل وضع کی ہے۔

جناب سراج الدین: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔

جناب سپیکر: مائیک کھولیں سراج الدین صاحب کا، ذرا مائیک قریب کریں سراج الدین صاحب کا۔

جناب سراج الدین: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! صوبائی حکومت کی جانب سے محکمہ اوقاف کا دائرہ کار بڑھانے کیلئے صوبہ بھر کے اسسٹنٹ کمشنروں کو ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر اوقاف مقرر کرنے کا یہ فیصلہ کن وجوہات کی بناء پہ ہوا ہے؟ اور اگر اس کی منسٹر صاحب وضاحت کر لیں تو مہربانی ہو گی اور کیا اس فیصلے کے نتیجے میں متعلقہ اسسٹنٹ کمشنر کی پہلے سے متعین کردہ ذمہ داریوں کی ادائیگی متاثر نہیں ہو گی، اس کیلئے کیا طریقہ کار مقرر کیا گیا ہے اور یہ بتایا جائے کہ اسسٹنٹ کمشنروں کو اپنی ایڈمنسٹریٹر اوقاف کی اضافی ذمہ داری دینے کا اطلاق ضم شدہ قبائلی اضلاع پر ہو گا؟

Mr. Speaker: Answer is taken as read. Please supplementary?

سپلیمنٹری پیش کریں۔

Mr. Sirajuddin: Okay ji, thank you, Sir.

جناب سپیکر: آپ اس کوئسچن سے مطمئن ہیں؟

جناب سراج الدین: نہیں سر، میرا مقصد یہ ہے کہ اس سے ان ڈپٹی کمشنر کے جو اختیارات ہیں یا ان کی تعیناتی سے اس پر اثر نہیں پڑے گا، برا اثر نہیں پڑے گا؟

جناب سپیکر: مطلب یہ ہے کہ اس میں یہ تھا کہ اسسٹنٹ کمشنرز کو ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر اوقاف، لاء منسٹر صاحب! ریسپانڈ پلیز۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر! انہوں نے بہت اچھا سوال پوچھا ہے اور اس کا جواب بھی آگیا ہے، تھوڑا سا میں Explain کر دیتا ہوں کہ اس کی ضرورت کیوں پڑی اور کیوں؟ سر، Up dated position یہ ہے کہ-----

Mr. Speaker: Order in the House, please.

وزیر قانون: یہ معاملہ بہت دیر سے-----

جناب سپیکر: Order in the House, please. جب سپیکر کہتا ہے کہ Order in the House, please. تو جو لوگ ویسے کھڑے ہوں وہ بیٹھ جایا کرتے ہیں اور خاموشی اختیار کر لیتے ہیں۔

وزیر قانون: سر، یہ فخر جہان گپ شپ لگا رہے ہیں جی، یہ کیا کریں؟

جناب سپیکر: کون؟ اپنی سیٹوں پر جائیں جی پلیز۔ یس، جی منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر، چونکہ اس ایشو کے بارے میں صوبے کے اندر بڑی بات ہوتی رہی ہے اور آپ کو بھی پتہ ہے کیونکہ آپ بھی عوام سے ہی ہیں، آپ کو بھی عوام نے ووٹ دیا ہے، یہاں پر جتنے ممبرز ہیں وہ بھی عوامی ووٹ سے آئے ہیں، ہر ایک ضلع کے اندر اوقاف کی پراپرٹیز ہیں اور اوقاف کی پراپرٹیز کچھ ضلعوں میں، ایسا ہے کہ اوقاف کی پراپرٹیز کے اوپر قبضہ ہے۔ بہت عرصے سے یہ Decade سے چلا آرہا ہے، آج کی بات نہیں ہے، پانچ سالوں کی بات نہیں ہے، دس سالوں کی بات نہیں ہے، یہ چالیس پچاس سالوں سے بہت سی اوقاف کی پراپرٹیز کے اوپر خواہ وہ قبرستان ہے، خواہ وہ اس کی اور پراپرٹیز ہیں، اس کے اوپر ان کا قبضہ ہے جی، بہت سے قبضہ گروپس ہیں اس طرح کے، اور بہت سی حکومتوں نے خواہ وہ اس سے پہلے ہماری پی ٹی آئی کی پچھلے Tenure کی حکومت تھی، اس سے پہلے اے این پی اور پیپلز پارٹی یا اس سے پہلے ایم ایم اے اور ایسی دیگر تو بہت سی حکومتوں نے یہ کوشش بھی کی ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ آج بھی بہت سے ضلعوں کے اندر اوقاف کی پراپرٹیز کے اوپر قبضہ گروپس قبضہ جمائے ہوئے ہیں۔ اس پر جب ہماری کیبنٹ کے اندر اس کے اوپر بحث ہوئی اور چیف منسٹر صاحب نے اس بحث کو Initiate کیا، میرے کیبنٹ ممبرز یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، لودھی صاحب ہیں، اور بھی کیبنٹ ممبرز ہیں، اس کے اوپر کیبنٹ کے اندر ڈسکشن ہوئی اور اس کو Threadbare دیکھا گیا کہ ہم کس طرح اس سیچویشن کو ٹھیک کر سکتے ہیں اور یہ قبضے چھوڑا سکتے ہیں، اوقاف کی پراپرٹیز کو کس طرح Protect کر سکتے ہیں؟ تو اس وقت بہت تفصیلی بحث کے بعد یہ Decision ہوا کہ چونکہ ایڈمنسٹریٹر اوقاف کا جو آفس ہے، اس کا ڈسٹرکٹ سیٹ اپ اس طریقے سے Strengthen نہیں جس طرح ہونا چاہیئے، تو چونکہ ڈسٹرکٹ کے اندر جو ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن

ہوتی ہے وہ سب سے Powerful entity ہوتی ہے، اس سے زیادہ Powerful ڈسٹرکٹ کے اندر کوئی Entity ہوتی نہیں ہے، تو ہم نے یہ فیصلہ، کیبنٹ کا Collective decision یہ تھا کہ اسسٹنٹ کمشنر کو یہ اختیار دیا جائے کہ وہ ان پراپرٹیز کی Look after کریں اور یہ کوئی غیر قانونی یا کوئی ہوا میں بھی ہوا نہیں ہے۔ سر، یہ جو ہمارا ایکٹ ہے یا جو لاء ہے 'خیبر پختونخوا وقف پراپرٹیز' کے جو 1979ء کے لاءز ہیں، اس کے نیچے ہم نے اسسٹنٹ کمشنر ہیڈکوارٹر جو ہوتے ہیں، چونکہ اسسٹنٹ کمشنر ایک ہوتا بھی نہیں ہے، وہاں پر اسسٹنٹ کمشنر کو، ضروری نہیں ہے کہ ایک اسسٹنٹ کمشنر ہو، تو اسسٹنٹ کمشنر ہیڈکوارٹر کو ایک نوٹفکیشن کے ذریعے اور یہ نوٹفکیشن بھی میرے پاس موجود ہے، سر، یہ 10 دسمبر 2019ء کا ہے، جو یہ 1979ء وقف پراپرٹیز لاءز کے تحت ان کو اختیارات دیئے گئے ہیں، سیکشن 43 کے نیچے اور اس کے بعد اور نوٹیفکیشن ہے اوقاف ڈیپارٹمنٹ کا، اگر وہ آپ ملاحظہ کریں تو اس میں Clearly Spilled out ان کے جو فنکشنز ہیں اسسٹنٹ کمشنر ہیڈکوارٹرز کے بطور اوقاف کے ایڈمنسٹریٹر کے، تو وہ ٹھیک ٹھاک اس کو Explain کیا گیا ہے، اگر آپ چاہتے ہیں تو میں پڑھ لونگا، نمبر ون ہے۔

To assist the Administrator Auqaf in affairs of Auqaf Organization, as provided under the Laws and West Pakistan Rules. To supervise the Auqaf field staff and issue directions from time to time, in relation with the Waqf properties, to work as Assistant Collector grade 1 to take immediate action in convey recommendation advice to administrator auqaf or Chief Administrator Auqaf if someone violates Auqaf Law Rules or encroaches the waqaf properties land to represent the Auqaf Department Organization throughout the district to supervise the duties of religious affairs for establishing close liaison with the concerned district and tehsil Khateeb. The area manager concerned shall submit report cases and rout with the AC headquarters to chief administrator auqaf or administrator auqaf to perform any other duty assigned to them by the Secretary/ Chief Administrator Auqaf.

سر، یہ میں نے ذرا تفصیلاً اس لئے بیان کر دیئے کہ اس کا فائدہ بھی یہ ہوگا کہ ہم آگے جا کے یہ قبضے چھڑا رہے ہیں، حکومت اپنی ذمہ واری پوری کر رہی ہے، جو پچاس ساٹھ سال سے قبضے وہاں پر لگے ہوئے ہیں، تو اس کیلئے ہم نے یہ نوٹیفکیشن کیا ہوا ہے اور اس فلور آف دی ہاؤس سے میں تمام ممبرز سے بھی یہ ریکویسٹ کرونگا کہ یہ ہمارے اوپر ایک Religious obligation بھی ہے، ہمارے اوپر ایک یہ ذمہ

داری بھی ہے کہ اوقاف کی جتنی پراپرٹیز ہیں ہم ان قبضہ گروپوں سے ان کو چھڑائیں، حکومت Step لے چلی ہے، آپ لوگ ہمیں سپورٹ کریں تاکہ یہ قبضے ہم چھڑا سکیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی، سراج الدین صاحب۔

جناب سراج الدین: جناب سپیکر صاحب! یہ Merged علاقوں تک اس کا دائرہ کار بڑھایا ہے یا Merged علاقوں تک اس کا دائرہ کار نہیں ہے؟

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر! میں ایک ریکویسٹ کرنا چاہ رہا ہوں، اب ہم سب خیبر پختونخوا ہیں، اس وقت صوبہ جو ہے پورا خیبر پختونخوا ہے، اس وقت جو بھی آرڈرز ہوتے ہیں تو وہ Merged Districts یا جو پہلے سے موجود ڈسٹرکٹس تھے پورے خیبر پختونخوا میں، اس میں ایسا کوئی نوٹیفکیشن میں یہ نہیں لکھا گیا ہے کہ یہ Exclude ہوں گے، ابھی یہ سارا صوبہ ہے، سارے قوانین پورے صوبے کے اوپر لاگو ہوتے ہیں اور پورے صوبے کیلئے ہیں۔

،جناب صلاح الدین صاحب۔4857جناب سپیکر: تھینک یو۔ کوئسچن نمبر

* 4857 _ جناب صلاح الدین: کیا وزیر مال ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حال ہی میں بحوالہ لیٹر نمبر 00305-11/DC(P)/EA، مورخہ 17 اکتوبر 2019ء کو تقریباً 129 پٹواریوں کو تبدیل کیا گیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ تبدیل شدہ پٹواریوں پر رشوت لینے کے الزامات بھی لگائے گئے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کیا مذکورہ پٹواریوں کی تبدیلیوں میں میرٹ کا خیال رکھا گیا ہے، نیز تبدیلی کیلئے میرٹ کا طریقہ کار کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شکیل احمد (وزیر مال واملاک) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست نہیں، البتہ دیگر شکایات جیسے کام میں تاخیر، عوام کی بات نہ سننا، زیادہ عرصہ ایک ہی پٹوار حلقہ میں رہنا وغیرہ کی وجہ سے یہ تبدیلیاں کی گئی ہیں، رشوت کی شکایات پر تادیبی کارروائی کی جاتی ہے۔

(ج) تبدیلی کیلئے طریقہ کار پہلے سے متعین ہے، اس کیلئے اکثر افسران بالا سے ہدایات بھی موصول ہوتی رہتی ہیں، معائنہ کیلئے ٹرانسفر پالیسی جاری کردہ 'بورڈ آف ریونیو خیبر پختونخوا، لف ہے

(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

<u>جناب سپیکر</u>: جی لاء منسٹر صاحب۔

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: سر! میری ریکویسٹ یہ ہوگی کہ چونکہ اور منسٹرز تو موجود ہیں، منرلز کے منسٹر بھی ہیں اور میرے خیال میں ایجوکیشن کے بھی، تو جتنے بھی سوالات ہیں، اگر یہ ریونیو والے ابھی آپ چھوڑ دیں، شکیل صاحب سے میرا Contact ہو رہا ہے، جب وہ پہنچیں گے تو میں ابھی بتادونگا۔

<u>جناب سپیکر</u>: اوکے، شکیل صاحب آجائیں تو پھر، وہ ابھی آرہے ہیں۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: جناب سپیکر صاحب! یہ بات وہ بھی سمجھتے ہیں کہ جب شکیل صاحب آجائیں تو پھر کرلیں گے۔

<u>جناب سپیکر</u>: لاء منسٹر، پلیز۔

<u>وزیر قانون</u>: سر، ٹھیک ہے کہ اگر ممبرز یہ سمجھتے ہیں کہ میں، اکثر میرے اوپر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ ان کی منسٹری کا ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: لودھی صاحب! آپ چیف وہپ ہیں، برائے مہربانی کو نسچنز آور میں جن منسٹرز کا بزنس ہے-----

<u>حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک)</u>: ٹھیک ہے جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: ان کو آپ ضرور یہاں پہ Available کیا کریں-----

<u>وزیر خوراک</u>: ٹھیک ہے، سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: تاکہ آپ کے لاء منسٹر کو جو خفت اٹھانا پڑتی ہے وہ نہ اٹھانی پڑے-----

<u>وزیر خوراک</u>: ٹھیک ہے جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: دیکھیں، ایک بندہ پچاس محکموں کے جواب نہیں دے سکتا------

<u>وزیر خوراک</u>: ٹھیک ہے جی۔

<u>Mr. Speaker</u>: You can inform them that tomorrow are your business, you must be here, make sure, one day before you call them, okay.

وزیر خوراک: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے-----

وزیر خوراک: اوکے جی۔

جناب سپیکر: اور ممبرز کو بھی کال کیا کریں کہ یہ آیا کریں-----

وزیر خوراک: ممبرز کو تو روزانہ کال کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: اور اس لئے پچھلے Tenure میں ہماری بہنیں بڑی تعداد میں آتی تھیں، لیڈیز ایم پی ایز، اب وہ بھی غائب ہو گئی ہیں، اس دور میں وہ بھی نہیں آتی ہیں تو یہ ذرا Kindly آپ دیکھیں۔

وزیر خوراک: ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! کسی منسٹر کا انتظار نہیں کیا جائے گا، Answer please۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر صاحب! میرا کوسچن ہے۔

جناب سپیکر: آپ کا تو نہیں ہے، ابھی تو صلاح الدین صاحب کا ہے۔

Mr. Salahuddin: Thank you, Mr. Speaker Sir.
Mr. Speaker: The first one.
Mr. Salahuddin: In fact------

جناب سپیکر: ابھی تو صلاح الدین صاحب کا ہے، پھر بعد میں آپ کو ٹائم دونگا۔ صلاح الدین صاحب، کوسچن نمبر 4857۔

Mr. Salahuddin: Thank you. Mr. Speaker Sir! In fact I would rather be happy and more than happy to wait for the concerned Minister. I totally agree with the Law Minister on this occasion, because if the relevant Minister would be here, he would be in much better position to respond to my Question, and I can rather wait, I would rather wait because I want the proper solution to the issue. I had raised this as a Question because I had an issue and if the issue is not addressed then I will not be------
Mr. Speaker: Then it is up to your sweet will.

جناب صلاح الدین: جی میں انتظار کیلئے، میں انتظار کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ نعیمہ کشور خان صاحبہ، کوسچن نمبر 4897۔

* 4897 _ محترمہ نعیمہ کشور خان: کیا وزیر معدنیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سابقہ فاٹا میں نومبر 2018ء سے مائنز نکالنے کیلئے قانونی پراسیس بند ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت اس قانونی پراسیس کو بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ انضمام کے وقت حکومت نے ان سے دس سال کیلئے ٹیکس چھوٹ کا وعدہ کیا تھا، کیا حکومت اپنے کئے گئے وعدے کی پاسداری کر رہی ہے؛

(د) اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو جن لوگوں نے این او سیز جمع کئے ہیں ان کو ابھی تک ورک آرڈر کیوں جاری نہیں کیا گیا، تفصیل فراہم کی جائے اور آئندہ کیلئے کیا لائحہ عمل بنانا جارہا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امجد علی (وزیر معدنیات): (الف) جی نہیں، جو معدنی لائسنسز پہلے سے جاری ہوئے ہیں ان پر قانونی کارروائی جاری ہے، البتہ حکومت نے ایک نیا ترمیمی بل خیبر پختونخوا منرل سیکٹر گورننس (ترمیم شدہ) ایکٹ 5 دسمبر 2019ء سے نافذ کیا ہے جس کے تحت ضم شدہ اضلاع میں نئی درخواستیں برائے اجراء کو وضع کیا گیا ہے جو جلد شروع ہونے والا ہے۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں۔

(د) جن لوگوں نے پہلے سے درخواستوں کے ساتھ این او سی جمع کیا ہے اس پر محکمہ معدنیات جلد فیصلہ کرنے والا ہے اور قانون کے مطابق جن لوگوں کو گرانٹ ملے گی انکو الائمنٹ لیٹرز بھی جاری کئے جائیں گے۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! میں نے یہ کوئسچن جو جمع کیا ہے تو اس وقت یہ ایکٹ نہیں آیا تھا جو معدنیات کے حوالے سے ہے، پہلے جب یہ ایکٹ آیا تو یہ جس افراتفری میں آیا ہے اور اس وقت بھی یہ مؤقف اختیار کیا گیا، چونکہ یہ بڑا مسئلہ تھا تو اس وجہ سے ہم لے آئے لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ اپوزیشن کو تو چھوڑیں انہوں نے اپنے جو ایکس فاٹا کے ممبران ہیں ان کو بھی اعتماد میں نہیں لیا اور ان کے اپنے فاٹا کے جتنے بھی لوگ ہیں، انہوں نے اس ایکٹ کو مسترد کیا ہے اور جو خدشات ہیں وہ سب کے سامنے ہیں لیکن اس کوئسچن میں جو میں نے کیا ہے، پہلے جو میں نے یہ 'ب' میں ہے کہ یہ جو دس سال کیلئے انہوں نے وعدہ کیا ہے، Tax exemption دی ہے تو وہ پانچ پانچ سال کیلئے دیتے ہیں اور پھر اس کو Extend کیا جاتا ہے لیکن اس میں بھی جو فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی ہے اس میں Exemption نہیں دی گئی، جو ان کا FATA merger کے وقت ان کے ساتھ وعدہ تھا کہ

تمام ٹیکسز سے ان کو Exemption دی جائے گی وہ وعدہ پورا نہیں کیا ہے۔ دوسرا جو Last میں میرا 'ڈی' میں ہے کہ جن لوگوں نے پہلے سے این او سیز جمع کئے ہیں، کیا ان کو ورک آرڈرز جاری کئے گئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟ اس کا مجھے کوئی جواب نہیں دیا گیا، اس کا مجھے منسٹر صاحب جواب دے دیں پھر آگے میں جاؤں گی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، آنریبل منسٹر، امجد علی خان صاحب۔

<u>جناب امجد علی (وزیر معدنیات):</u> بِسۡمِ ٱللّٰهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو مسٹر سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> سپلیمنٹری، ملک بادشاہ صالح صاحب۔

<u>ملک بادشاہ صالح:</u> بِسۡمِ ٱللّٰهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ سپیکر صاحب۔ یہ جو کوسچن Put up کیا گیا ہے جی، اس ڈیپارٹمنٹ کے متعلق ہمارے زبردست تحفظات ہیں، اس کو ڈیٹیل ڈسکشن کیلئے منظور کیا جائے تو مہربانی ہوگی، اس پہ ڈیٹیل ڈسکشن ہوگی اور سب کچھ سامنے آئے گا، سر! یہ صوبے کا مسئلہ ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> اگر آپ ڈیٹیل ڈسکشن چاہتے ہیں تو رول 48 کو پڑھ لیں، اس کے مطابق نوٹس دے دیں۔ For detailed discussion جی امجد علی خان صاحب، رول 48 کے تحت آپ کو نوٹس دینا ہوگا

<u>وزیر معدنیات:</u> تھینک یو، مسٹر سپیکر سر۔ جواب تو ان کو دیا گیا ہے، اگر کوئی سپلیمنٹری ہے، باقی تو انہوں نے جو پوچھا ہے کہ سابقہ فاٹا میں نومبر 2018ء سے مائنز نکالنے کیلئے قانونی پراسیس بند ہے تو 6 تاریخ کو، یعنی یہ جو 6 جنوری ہے اس کی ان شاء اللہ سی ایم صاحب Opening کریں گے، سی ایم ہاؤس میں ہم نے فاٹا کے جتنے بھی ممبران ہیں ان کو بھی بلایا ہے اس میں، تو آج 2 جنوری کو یہ تھی لیکن پھر ہم نے سی ایم صاحب کے شیڈول کے مطابق اس کو 6 جنوری کی ہے۔ اس کے علاوہ اگر یہ این او سی کی بات کر رہی ہیں تو ان شاء اللہ جو نیکسٹ MTC ہے اس میں ان شاء اللہ یہ جتنے بھی ورک آرڈرز ہیں ان شاء اللہ ان کو MTC میں شامل کر کے جن کو گرانٹ ہوگی تو ان شاء اللہ اسی مہینے وہ ورک آرڈرز ایشو ہو جائیں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی نثار احمد صاحب، کیا کہنا چاہتے ہیں؟ نثار خان صاحب کا مائیک کھولیں۔

<u>جناب نثار احمد:</u> جناب سپیکر صاحب، ہمیں نہیں بلایا گیا، ہمارے ساتھ کوئی میٹنگ نہیں ہوئی ہے، فاٹا کے ممبران کے ساتھ، ابھی تک ہمارے ساتھ کسی نے بھی کسی مسئلے پر، کسی بھی ایشو پہ، کسی بھی بل پہ ہمارے ساتھ مشاورت نہیں کی ہے (تالیاں) یہ سراسر، یہ لوگ ادھر ویسے ہی بول رہے ہیں، کہاں

ہوئی ہے؟ ہم بیٹھے ہیں، یہ گواہی دیں، خدا کی قسم اٹھائیں، اللہ کی قسم اٹھائیں، اللہ کی قسم اٹھائیں، قرآن پہ ہاتھ رکھ دیں کہ ہمیں بلایا گیا ہے، کہاں سے ہمیں بلایا گیا ہے؟۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نثار خان صاحب! بات کریں۔

جناب نثار احمد: ہم آئے ہوئے ہیں، اسمبلی میں تین مہینے ہوئے ہیں، کوئی ہمارا پوچھتا نہیں ہے کہ اسمبلی کے ممبرز ہیں کہ نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: نثار خان صاحب کا مائیک بند کریں، میری بات سنیں نثار صاحب، بات یہ ہے کہ اس کوئسچن کا جواب انہوں نے دے دیا ہے، اس سے بات جو آپ کر رہے ہیں That is totally irrelevant، اگر آپ نے بات کرنی ہے تو ہمیں تو نوٹس دے دیں، کسی اور شکل میں وہ بزنس لے آئیں، دیکھیں، اس کوئسچن کا جواب دے دیا انہوں نے، اس سے Related کوئی چیز ہے تو آپ کریں۔ جی منسٹر صاحب، جواب تو ہو گیا منسٹر صاحب کا۔

وزیر معدنیات: سپیکر صاحب! یہ تو کوئسچن، اگر وہ کوئی اور ضمنی کوئسچن لیکر آنا چاہتے ہیں تو وہ لے کر آئیں، اس کوئسچن کا جواب ہم نے دے دیا ہے۔ اس کے علاوہ جو Opening ceremony ہے اس میں میں نے اسمبلی کے فلور پر کہا کہ جتنے بھی فاٹا کے ممبرز ہیں میں ان کو Invite کر رہا ہوں، یہ اس میں آ جائیں۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسے نہیں آئیں گے ناں، آپ ان کو باقاعدہ دعوت نامہ بھیجیں گے، ٹھیک ہے؟

وزیر معدنیات: ٹھیک ہے، وہ ان کو فون بھی جائے گا اور ان کو ہم Invite بھی کریں گے۔

جناب سپیکر: آپ کو یہ فون بھی کریں گے اور باقاعدہ دعوت نامہ بھی بھیجیں گے۔ جی سراج الدین صاحب! آپ کچھ کہنا چاہ رہے ہیں؟

جناب سراج الدین: سر! ایسا ہے کہ حکومت نے Merged جو اضلاع ہیں ان کو دس سال کیلئے ٹیکس فری قرار دیا ہے، چونکہ ابھی ہم سے وہ ٹیکس لیا جا رہا ہے اور بدقسمتی سے وہ ہمارا ٹیکس میں حساب بھی نہیں ہوتا کہ ہمارے ریونیو میں وہ حساب ہو گا۔

جناب سپیکر: کون سا ٹیکس، کون سا ٹیکس؟

جناب سراج الدین: تو یہ جو حکومت نے دس سال کیلئے ٹیکس فری کیا ہے تو پھر یہ ہم سے کس حساب سے یہ پیسے لیتے ہیں؟ پانچ، ساڑھے پانچ ہزار روپے فی ٹرک ماربل کا لیتے ہیں، پانچ ہزار فی ٹرک چیڑ کا لیتے ہیں اور جو چھوٹی گاڑیاں ہیں ان کا ساڑھے تین ہزار روپے لیتے ہیں، یہ کون سی مد میں لیتے ہیں؟

جناب سپیکر: کون سا ٹیکس، کون سے پیسے؟ سراج الدین صاحب! کون سے ٹیکس کی بات کر رہے ہیں آپ؟

جناب سراج الدین: جو منرل والے لیتے ہیں ہم سے۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر معدنیات: سپیکر صاحب! ان کے اوپر تو کوئی ٹیکس نہیں ہے، البتہ جو Mines owners ہیں ان پر جو ایکسائز ڈیوٹی بنتی ہے، وہ تو ٹیکس نہیں ہے، وہ ایکسائز ڈیوٹی ہے، یہ نہ انکم ٹیکس ہے، ایکسائز ڈیوٹی ہے یا Mine Lease ہے، تو وہ تو دینی ہو گی، وہ تو یہاں پر بھی دیتے ہیں وہاں پر بھی دیں گے لیکن ان سے تو کسی نے ٹیکس نہیں مانگا۔

جناب سپیکر: نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر صاحب! یہ میں نے تین پورشن میں یہ کوسچن کیا تھا اور تینوں پورشن کا میں یہی کہوں گی کہ جو جواب دیا گیا ہے تینوں کا غلط ہے، جس طرح میرے ممبران کہہ رہے ہیں نہ ٹیکسز کی چھوٹ دی جا رہی ہے، نہ ورک آرڈرز ابھی تک ایشو ہوئے ہیں، نہ جو یہ کہہ رہے ہیں کہ بل پر، بل پر نہ ممبران سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے جواب دے دیا ہے نا کہ ابھی ایشو ہوئے ہیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: نہیں، انہوں نے تو نوٹس دے دیا ہے ڈیٹیل ڈسکشن کیلئے، وہ سیکرٹری صاحب آپ کو بتا رہے ہیں، میں اس سے Agree ہوں، یا تو پھر آپ اس کو کمیٹی کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں وہ نوٹس دے رہے ہیں.For detailed discussion، پھر اس پر آئندہ کسی اس میں ڈیٹیل ڈسکشن کر لیں گے۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے سر، وہ نوٹس آ رہا ہے۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): آ گیا ہے سر۔

جناب سپیکر: آ گیا ہے، بلکہ ہمارے پاس ہے، کوسچن نمبر 4374، جناب عنایت اللہ خان صاحب۔

* 4374 _ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر مال ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ملاکنڈ ڈویژن آبادی اور رقبے کے لحاظ سے صوبے کا بڑا ڈویژن ہے جس سے انتظامی طور پر بڑے ڈویژن کا انتظام مشکل ہوتا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ صوبے میں اس سے بھی چھوٹے ڈویژن موجود ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کیا حکومت دیر بالا، دیر پایاں، چترال بالا، چترال پایاں اور باجوڑ پر مشتمل نیا ڈویژن قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ لوگوں کو آسانی فراہم کی جائے؟

جناب شکیل احمد (وزیر مال و املاک) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، ملاکنڈ ڈویژن آبادی اور رقبے کے لحاظ سے صوبہ خیبر پختونخوا کا سب سے بڑا ڈویژن ہے جس کی آبادی مردم شماری سال 2017 کے مطابق 86 لاکھ 67 ہزار نفوس پر مشتمل ہے اور یہ 32 ہزار 7 مربع کلومیٹر رقبہ پر پھیلا ہوا ہے، ملاکنڈ ڈویژن کا ہیڈ کوارٹر بمقام سیدو شریف سوات ہے جو کہ جنوبی اضلاع دیر بالا، دیر پایاں، چترال بالا، چترال پایاں اور باجوڑ سے کافی فاصلہ پر واقع ہے جس سے مذکورہ اضلاع کے لوگوں کو اپنے مسائل دفتری امور کے سلسلے میں ہیڈ کوارٹر تک بروقت رسائی میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

(ب) جی ہاں، پشاور، مردان، کوہاٹ، بنوں اور ڈی آئی خان صوبہ خیبر پختونخوا میں چھوٹے ڈویژن ہیں جو کہ دو یا تین اضلاع پر مشتمل ہیں۔

(ج) یہ سوال صوبائی حکومت کے متعلق ہے، تاہم اس سلسلے میں مفصل رپورٹ جناب وزیر اعلیٰ صاحب صوبہ خیبر پختونخوا اور محکمہ کو بذریعہ چھٹی مورخہ 5 اگست 2019ء ارسال کی گئی ہے۔ تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب عنایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب! میرا یہ سوال جو ہے یہ اتنا مشکل نہیں تھا، اس لئے میں نے ریکویسٹ کی کہ اس کو ڈیفر نہ کریں اور اس میں میں نے ملاکنڈ ڈویژن کو دو ڈویژن میں تقسیم کرنے کی بات کی تھی، اس پر میری ریزولیوشن بھی اسمبلی کے اندر رہے اور ایک کوئسچن بھی آگیا تھا لیکن کوئسچن تو ایجنڈے پر آگیا مگر ریزولیوشن کیلئے وقت نہیں مل سکا، میرا Contention یہ ہے کہ ملاکنڈ ڈویژن اس صوبے کا سب سے بڑا ڈویژن ہے اور اس کی آبادی خود حکومت کے ریکارڈ کے مطابق 86 لاکھ 67 ہزار نفوس پر مشتمل ہے اور 32 ہزار سات مربع کلومیٹر پر پھیلا ہوا اس کا رقبہ ہے، میرا مطالبہ یہ ہے کہ دیر بالا، دیر پائین، چترال بالا، چترال پائین اور باجوڑ، ان تینوں، چاروں کو ملا کر ایک نیا ڈویژن Create کیا جائے

کیونکہ جو حکومت نے ڈویژن کو Intact رکھا ہے اور ڈویژن کو اب ایک انتظامی یونٹ کے طور پر آگے بھی Strengthen کیا جارہا ہے، ڈویژنل ہیڈکوارٹر پر لوکل گورنمنٹ کی حکومتیں جو ہیں وہ بنیں گی، اس کا Uplift notification ہو رہا ہے، ڈی آئی جی اور کمشنر کے آفس ادھر ہیں، اسلئے میں مطالبہ کرتا ہوں کہ اس ڈویژن کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ جناب سپیکر صاحب! انہوں نے جواب میں جو آخری جز 'ج' ہے اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ یہ سوال صوبائی حکومت کے متعلق ہے، یہ صوبائی ایس ایم بی آر کا آفس جو ہے، It`s part of the provincial government، مطلب انہوں نے جو نوٹ لکھا ہے وزیر اعلیٰ کے نام، اس نوٹ کے اندر تو انہوں نے میرے پوائنٹ آف ویو کو سپورٹ کیا ہوا ہے لیکن درمیان میں یہ بات لکھی ہے کہ ہمارا کام نہیں، صوبائی حکومت کا کام ہے، جب کوئی ڈویژن بنتا ہے، جب کوئی ضلع بنتا ہے، جب کوئی تحصیل بنتی ہے تو اس کا کیس محکمہ مال Move کرتا ہے اور یہ محکمہ مال کے اندر پھر یہ چیزیں Reflect ہوتی ہیں، اس لئے یہ اس کا Sponsoring department ہے، یہ اس کا Parent department ہے، ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے یہ سوال جو ہے میں سمجھتا ہوں Ignorance ہے اور میں یہی چاہوں گا کہ سلطان خان صاحب اس پر مجھے ایشورنس دیں۔ یہ میرا ہی مطالبہ نہیں ہے، یہ ملاکنڈ ڈویژن کے جتنے بھی ایم پی ایز ہیں بشمول پی ٹی آئی، پیپلز پارٹی، جے یو آئی، مسلم لیگ (ن)، اے این پی، جتنی بھی ہیں، سب کا مطالبہ ہے کہ ملاکنڈ ڈویژن کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے اور یہ جو ضلعے میں نے بتا دیئے ہیں یہ Contiguous ہیں، ایک دوسرے کے قریب ہیں، تیمر گرہ کو اس کا ہیڈکوارٹر بنا کر ایک نیا ڈویژن جو ہے تشکیل دیا جائے، اس پر اتنا کام جو ہے، اتنا خرچ حکومت کا نہیں آتا ہے، اس پر مجھے ایشورنس دیں، محکمہ مال نے Already میرے پوائنٹ آف ویو کو سپورٹ کیا ہوا ہے اور وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا کے نام جو نوٹ لکھا ہوا ہے، پرنسپل سیکرٹری کے نام، اس میں میرا پوائنٹ آف ویو سپورٹ کیا ہوا ہے، میں صرف سلطان صاحب چونکہ حکومت کے Chief Spokesperson ہیں سر، وہ حکومت کے Chief Spokesperson ہیں، یہاں حکومت کو Represent کرتے ہیں اور بڑے طاقتور منسٹر ہیں، ہم جانتے ہیں اگر یہ چاہیں تو یہ کر سکتے ہیں، آپ ایشورنس دیں کہ بالکل یہ ہو جائے گا تو بس میں اس پر، اس پر آگے پھر ڈسکشن نہیں کروں گا۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، آنریبل منسٹر صاحب، سلطان خان صاحب۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر، ایک تو میں عنایت اللہ صاحب نے جو ایشو اس کو کسچن کے ذریعے Raise کیا ہے I fully agree کہ یہ بڑا Important issue ہے، اس طرح کے میرٹ پر جب سوالات آتے ہیں تو میرے خیال میں یہ اس ہاؤس کا پھر ایک حسن ہے، اس ہاؤس کا کہ یہاں پر Public representatives ایسے ایشوز لاتے ہیں کہ جس کی وجہ سے صوبے کے جو صحیح ایشوز ہیں وہ سامنے آتے ہیں۔ سر، بالکل اس کے اوپر اگر آپ جواب میں جس طرح آنریبل ممبر نے خود بھی بتادیا ہے کہ کمشنر ملاکنڈ ڈویژن جو ہیں انہوں نے بھی پرنسپل سیکرٹری ٹو چیف منسٹر کو ایک نوٹ لکھا ہوا ہے اور وہ جو عنایت اللہ صاحب کہہ رہے ہیں ان کی سپورٹ میں لکھا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ جو جواب محکمے کی طرف سے آیا ہوا ہے تو وہ بھی اس کے اوپر Agree کرتے ہیں، اب ہمارے سامنے جو ایشو رہ گیا ہے اس وقت، اور چیزوں پر تو گورنمنٹ نے Agree کر دیا ہے، آنریبل ممبر کے ساتھ، لیکن جو ایشو رہ گیا ہے ہمارے سامنے، انہوں نے ایشورنس کی بات کی ہے سر، میرے خیال میں تھوڑا سا یہ ڈرافٹنگ میں ہو سکتا ہے ڈیپارٹمنٹ نے کوئی غلطی کی ہو لیکن صوبائی حکومت انہوں نے اس لئے لکھا ہے کہ چونکہ صوبائی حکومت کا مطلب ہے صوبائی کابینہ، تو چونکہ جب سپریم کورٹ میں Mustafa Impex کے کیس کے بعد جتنے بھی Decisions صوبائی حکومت نے لینے ہوتے ہیں تو وہ صوبائی کابینہ کے سامنے پیش ہوتے ہیں نہ کہ وزیر اعلیٰ کیلئے میں (مداخلت) تو میں یہی Explain، سر، میں بات کمپلیٹ۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ: جناب، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر کو بات کرنے دیں، آپ کو موقع دے دیا جائے گا،

First, let him respond; first, let him respond.

وزیر قانون: سر، میں اپنی بات اگر Conclude کر لوں، ساری چیزوں کے اوپر یہاں پر اتفاق ہے، اگر آنریبل ممبر بھی، سر، آپ کی وساطت سے توجہ ان کی بھی ہو جائے تو وہ سن لیں، ان کی Satisfaction کیلئے، سر! ساری باتوں کے اوپر اتفاق ہے، اب انہوں نے ایشورنس کی بات کی ہے تو میں وہی کہنے لگا تھا کہ ڈیپارٹمنٹ نے صوبائی حکومت اس لئے لکھا ہے کہ کیونکہ یہ Decision کیبنٹ نے لینا ہے، جب بھی کوئی نیا ڈسٹرکٹ قائم ہوتا ہے، جب بھی کوئی نیا ڈویژن اگر قائم ہوتا ہے تو Mustafa Impex سپریم کورٹ کے کیس کے بعد اس کی Interpretation یہ ہے کہ صوبائی حکومت نے Decision لینا ہوتا ہے، تو سر! میں یہ ایشورنس یہاں پر آنریبل ممبر کو آپ کے توسط سے سر، وہ نہیں سن رہے ہیں تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی! اپنی سیٹ پر جائیں، پلیز۔

Mr. Speaker: Sorry, Sir.

وزیر قانون: میں آپ کی توجہ چاہ رہا تھا، سر میں صرف توجہ چاہ رہا تھا، میں یہ ایشورنس۔

جناب سپیکر: وہ جواب سن لیں نا ان کا، لاء منسٹر صاحب عنایت صاحب کو جواب دے رہے ہیں اور عنایت صاحب باتوں میں مصروف ہیں۔

وزیر قانون: سر، اگر عنایت صاحب تھوڑا سا مجھے توجہ آپ کے توسط سے دیں تو میں یہی ایشورنس دینا چاہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: دے رہے ہیں ابھی، ابھی Fully متوجہ ہو گئے ہیں۔

وزیر قانون: سر، میں یہ ایشورنس دے رہا ہوں ادھر فلور آف دی ہاؤس پر کہ نیکسٹ جو کیبنٹ میٹنگ ہو گی، جب بھی ہو گی، کل ہو گی، اگلے ہفتے ہو گی، نیکسٹ کیبنٹ میٹنگ میں یہ ایشو، بمعہ یہ سارا میٹریل کیبنٹ کے سامنے ہو گا، یہ میں ایشورنس دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: عنایت صاحب، ٹھیک ہو گیا Answer آپ کا؟ ایشورنس آپ کو مل گئی۔ کوئسچن نمبر 4402، جناب عنایت اللہ خان صاحب، ایم پی اے۔

* 4402 _ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر صنعت و حرفت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت صوبے میں انڈسٹریل زون قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ملاکنڈ ڈویژن صوبے کا بڑا ڈویژن ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ملاکنڈ ڈویژن کے کن اضلاع میں حکومت انڈسٹریل زون قائم کرنا چاہتی ہے، نیز اب تک کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) صوبے میں صنعتی بستیوں، زون کے قیام اور ترقی کیلئے دو ادارے کام کر رہے ہیں جن کی ملاکنڈ ڈویژن میں صنعتی زون کے قیام کیلئے خدمات / کاوشیں درج ذیل ہیں۔

(i) خیبر پختونخوا، اکنامک زونز ڈیویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی، KP-EZDMC۔

خیبر پختونخوا اکنامک زونز ڈیویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ، ملاکنڈ ڈویژن میں اس وقت مندرجہ ذیل صنعتی زون بنانے پر کام کر رہی ہے:

چترال: ضلع چترال کیلئے 40ایکڑ زمین خریدی جاچکی ہے اور جلد ہی اس پر ترقیاتی کام شروع ہوگا۔

بونیر: صوبائی حکومت نے سالانہ ترقیاتی پروگرام 20-2019ء میں ماربل سٹی، بونیر کی زمین کی خریداری کیلئے رقم مختص کی ہے، جس کیلئے پی سی ون محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کو برائے ضروری کارروائی بھیجا جاچکا ہے۔

سوات: ضلع سوات میں صنعتی زونز کے قیام کیلئے سرکاری زمین کی منتقلی کیلئے وزیر اعلیٰ کو سمری بھیجی جاچکی ہے، زمین کے حصول کے بعد ترقیاتی کام کی منصوبہ بندی پر کام کیا جائے گا۔

(ii) خیبر پختونخوا سمال انڈسٹریز ڈیویلپمنٹ بورڈ، SIDBKP

(1) سمال انڈسٹریل اسٹیٹ، درگئی، ملاکنڈ۔

اس صنعتی زون میں صنعتیں لگانے کیلئے 2017 مین پلاٹس پیش کئے گئے ہیں۔

(2) سمال انڈسٹریل اسٹیٹ، سوات۔

ضلع سوات میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کے قیام کیلئے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت فنڈز مختص ہیں، توقع ہے کہ سمال انڈسٹریز ڈیویلپمنٹ بورڈ ضلعی انتظامیہ کی مشاورت سے جلد مناسب جگہ کا تعین کرکے پی سی ون متعلقہ مجاز اتھارٹی کیلئے مختص کرے گا۔

(3) سمال انڈسٹریل اسٹیٹ، باجوڑ۔

ضلع باجوڑ میں چھوٹی صنعتی بستی کے قیام کیلئے سالانہ ترقیاتی پروگرام 20-2019ء کے تحت فنڈز مختص ہیں، جس کے تحت زمین کی خریداری / حصول کیلئے پی سی ون محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کو برائے ضروری کارروائی بھیجا جاچکا ہے۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر! یہ سوال میں نے جس Back ground میں کیا وہ یہ ہے کہ خیبر پختونخوا اکنامک زونز ڈیویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی جو ہے وہ پورے صوبے کے اندر Mapping کر رہی تھی اور پورے صوبے کے اندر اکنامک زونز انڈسٹریل پارکس وغیرہ کیلئے پلاننگ کر رہی تھی اور یہ جب سی پیک کے اوپر کام شروع ہوا تھا تو اس وقت صوبائی حکومت کو یہ ٹاسک دیا گیا تھا کہ صوبائی حکومت مختلف ضلعوں کے اندر اکنامک زونز اور انڈسٹریل پارکس کے حوالے سے فیزیبلٹی تیار کرے، اس کی Mapping کرے، میں نے یہ سوال کیا تھا کہ آپ نے پورے صوبے کے اندر، ملاکنڈ ڈویژن کے اندر کن کن اضلاع کے اندر انڈسٹریل زونز اور انڈسٹریل پارکس کیلئے پلاننگ کی ہوئی ہے؟ اس میں جناب

سپیکر صاحب! چترال بھی ہے، بونیر بھی ہے، سوات بھی ہے لیکن اس میں اپر دیر اور لوئر دیر کا نام نظر نہیں آ رہا ہے، حالانکہ وہاں پر صنعتوں کا Potential موجود ہے، وہاں ٹمبر موجود ہے، وہاں مائنز اینڈ منرلز موجود ہیں، اپر دیر کے اندر فروٹس موجود ہیں، یعنی مختلف قسم کا Potential اور را مٹیریل ہے جس کی انڈسٹریز جو ہیں ان کو ڈویلپ کیا جا سکتا ہے اور ساتھ ہی سٹیٹ لینڈ بھی موجود ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ حکومت جو ہے اور انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ جو ہے اس کے ریڈار میں اپر دیر اور لوئر دیر نہیں آ رہے ہیں، میں نہیں سمجھتا کہ اس کو کیوں Ignore کر رہے ہیں؟ تو اس لئے میں منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ کروں گا کہ کم از کم اس Mapping کے اندر تو آپ اس کو شامل کرتے نا۔ آپ نے خود لکھا ہے کہ ملاکنڈ ڈویژن کے اندر اپر دیر، لوئر دیر جو ہیں وہ شامل نہیں ہیں، اس لئے جناب سپیکر صاحب! اس پر بھی ایشورنس دیں کہ اپر دیر، لوئر دیر کو بھی اس Mapping کے اندر شامل کریں اور اس پر Steps بھی اٹھائیں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Kareem Khan Sahib, respond please.

<u>معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب! عنایت اللہ خان صاحب تو ہمارے سینیئر بھی ہیں اور مختلف ادوار میں وہاں سے نمائندہ Elect ہوئے ہیں اور میں تو پہلے یہ کہوں گا کہ یہ اپر اور لوئر دیر میں ملاکنڈ میں انڈسٹریل سٹیٹ نہ ہونے، نہ ہونا ہی سب سے بڑا ثبوت ہے کہ اس کو نظر انداز کیا گیا تھا، موجودہ حکومت نے در گئی، جو ملاکنڈ میں ہے، صرف بجلی کنکشنز باقی ہیں، باقی اس کے علاوہ بونیر میں Land acquired ہے، اس کا پراسیس جاری ہے، سوات میں دو جگہ ہم نے لینڈ ایکویزیشن کرنا چاہی لیکن Local dispute کی وجہ سے وہ جگہ آگے پیچھے ہوئی اور کے پی اکنامک زون اور سمال انڈسٹریل اسٹیٹ چونکہ Potential کے حساب سے تو پورا علاقہ ہمارا مالا مال ہے، انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ اس چیز کے اوپر فوکس کر رہا ہے کہ جس جگہ پر لوکل بجلی ہمیں ملے اور یہ ہمارے آف دی ریکارڈ، اپر اور لوئر دیر کے سروے ہمارے جاری ہیں، اس میں ہائیڈو پاور ہیں جو کہ 'پیڈو' کے ہیں یا لوکل لوگوں کے ہیں، تو ہم چاہ رہے ہیں کہ اس میں سستی بجلی کو Attraction رکھا جائے تاکہ وہاں لوگ جلدی سے آ کے انڈسٹریز، آپ Mapping کی بات کر رہے ہیں، ان شاء اللہ ہم پی پی پی ایکٹ جو کہ Refine ہو رہا ہے، اسی مہینے شاید فائنل ہو جائے، اس میں پھر ہم نے آپ کے اپر دیر اور لوئر دیر آنا ہے اور وہاں پر ہم نے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ Without ADP ہم نے اپر اور لوئر دیر کی فیزیبلٹی بھی اس وقت تک آ جائے گی لیکن اس میں بنیادی چیز ہماری وہ بجلی ہے، جو ہماری صوبائی ملکیت ہے، ہم اس کو کم ریٹ پر

Industrialist کو دینا چاہتے ہیں تاکہ باہر سے لوگ بھی آجائیں اور اپنے لوگ وہاں پیسہ لگا کر، تو ان شاء اللہ آپ تسلی رکھیں، صرف Mapping کے اندر نہیں، آپ کو ان شاء اللہ اس دور میں انڈسٹریل سٹیٹ دیں گے، اپر اور لوئر دیر دونوں جگہوں میں۔

Mr. Speaker: Ji, Inayat Khan, are you satisfied?

جناب عنایت اللہ: سپیکر صاحب، نہیں، منسٹر صاحب سے میں Satisfied اس لئے نہیں ہوں کہ جب میں کیبنٹ کا حصہ تھا اور اس وقت سی پیک کے تحت صوبے سے اکنامک زون وہ مانگ رہے تھے، اکنامک پارکس کیلئے اور اکنامک زون کیلئے سائٹس مانگ رہے تھے تو اس وقت ان کی لسٹ کے اندر چکدرہ شامل تھا، چکدرہ پورے ملاکنڈ ڈویژن کے اندر واحد سائیٹ تھا جس کو Identify کیا گیا، اس وقت اس لسٹ کے اندر شامل کیا گیا تھا لیکن مجھے اس بات پر تشویش ہوئی کہ اس لسٹ کے اندر انہوں نے چکدرہ کا ذکر ہی نہیں کیا ہے، میں آپ کو ایک مشہور اکانومسٹ ہے قیصر بنگالی، قیصر بنگالی نے کہا تھا کہ میری جو سٹڈی ہے خیبر پختونخوا کے اندر وہ یہ ہے کہ اس میں چکدرہ فیوچر کے اندر ایک Economic hub بنے گا کیونکہ یہ جنکشن ہے ملاکنڈ دویژن کا اور سنٹرل ایشیا کی طرف اور چائنا کی طرف جو روٹس جاتی ہیں، اس لئے میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ مجھے Concrete terms میں یہ بتا دیں کہ یہ جو سی پیک کے اندر چکدرہ کو Prioritize کیا تھا اس کو بھی آپ کو اپنی پلاننگ کے اندر شامل بھی کریں اور Prioritize بھی کریں اور اپر دیر، لوئر دیر کے اندر باقی بھی جو Potential ہے، را مٹیریل ہے، اس کے مطابق ہمارے لئے Mapping کے اندر ہماری سائٹس شامل کریں اور اس پر ورکنگ کریں، آج آپ منسٹر ہیں اب ڈائریکٹیوز ایشو کریں، آپ ڈپٹی کمشنر کو لکھیں، آپ وہاں اس کے اوپر میٹنگز بلائیں، وہاں کے Elected representatives کی میٹنگ بلائیں اور ان تینوں ضلعوں کے اندر جو انڈسٹریل پارکس ہیں، انڈسٹریل یونٹس ہیں ان کیلئے پلان کریں۔

Mr. Speaker: Minister for Industries.

معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت: شکریہ جناب، جس طرح منسٹر صاحب نے کہا ہے تو اپر اور لوئر دیر، میں نے دونوں کا بیان کیا ہے، اس میں چکدرہ Include ہے اور جہاں تک سی پیک کی بات ہے تو انڈسٹریل کارپوریشن میں صرف واحد ایک انڈسٹریل سٹیٹ ہمارے صوبے کے حصے میں آئی ہے، پورے پاکستان میں چار سٹیٹس بنی ہیں، رشکئی انڈسٹریل سٹیٹ پہلی ہے جو ایک ہزار

ایکڑ پر سی پیک انڈسٹریل سٹیٹ ہے، اگر ہم ایک ہزار ایکڑ چکدرہ میں ڈھونڈیں تو میرے خیال سے ایک ہزار ایکڑ ہمیں نہیں ملے گی، اس لئے ہم نے۔۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ: مل جائے گی جی۔

معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت: ٹھیک ہے جی، جب ملے گی تو بنائیں گے جی، ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: وہ کہتے ہیں کہ اتنی بڑی لینڈ چکدرہ میں نہیں مل سکتی۔

جناب عنایت اللہ: وہ غلط کہتے ہیں، غلط ہے، لوئر دیر کے اندر Plain جگہ ہے، میں نے آپکو کہا ہے کہ پورے پاکستان کے اندر جو اکانومسٹس ہیں، ان کا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اصل میں آپ کو یہ پتہ ہے کہ گورنمنٹ جو پراجیکٹ کرتی ہے اس کیلئے وہ Cheaper land ڈھونڈتی ہے، آپ کے سارے ایریا میں بڑی Expensive land ہے، شاید یہ وجہ ہو سکتی ہے۔

جناب عنایت اللہ: چکدرہ کے اندر Land available ہے جناب سپیکر صاحب، اور میں ان کے علم میں لاؤں کہ چکدرہ ان Seven Economic Zones کے اندر شامل تھا، ٹھیک ہے رشکئی جو ہے وہ Prioritize ہو گیا ہے، پہلے نمبر پہ آگیا ہے لیکن اس میں صرف ایک اکنامک زون نہیں تھا، یہ کہتے ہیں کہ یہ پہلا ہے، اس طرح ہم رفتہ رفتہ سب کریں گے، وہ Seven Economics Zone کی ایک لسٹ بنی تھی جس میں چکدرہ شامل تھا۔

معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت: آپ کہہ رہے ہیں کہ لسٹ میں شامل تھا، ٹھیک ہے جی، اگر آپ Separate Question کر لیتے تو میں یہ لے آتا، میں چیک کر لونگا اور آپ سے دوبارہ اس پہ بات بھی کر لیں گے اور اگر زمین Available ہے تو کوئی بات نہیں ہم دوبارہ ڈال دیں گے لیکن جو سی پیک جنکشن بن رہے ہیں رشکئی اور دوسرا جنکشن اس کا ساؤتھ میں آرہا ہے کیونکہ South is vast land اور بہت سارا میٹیریل وہاں پہ ہے Access to Afghanistan , Access to Gwadar, access to Karachi تو دوسرا جنکشن وہاں بن رہا ہے لیکن یہ میں مانتا ہوں کہ اپر اور لوئر دیر میں پوٹنشل ہے، اگر وہ پوٹنشل سمال انڈسٹریز کا ہے تو ہم اس اے ڈی پی میں شامل کر لیں گے اور اگر وہ پوٹنشل Large industries کا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، بات ہو گئی۔

جناب عنایت اللہ: میں نے بس اسی کو Highlight کرنا تھااور میں کسی دن دوبارہ اس کو تین چار مہینے کے نوٹس پہ دوبارہ لے آؤں گا،ان کے ذہن میں ہونا چاہیئے۔

Mr. Speaker: Okay, I welcome Hazara Student Society and Computer Society of UET, Peshawar in our Assembly on my behalf and on behalf of this august House. Question No. 4600, Muhtarma Shagufta Malik Sahiba, MPA.

* 4600 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیاوزیر مال ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ صوبے میں تحصیلدار، نائب تحصیلدار، سب رجسٹرار و ہیڈر جسٹریشن محرر کی کئی پوسٹیں خالی ہیں؛

(ب) اگر(الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ کتنی آسامیاں خالی اور کیوں خالی ہیں، نیز تمام خالی آسامیاں پر کرنے کیلئے محکمہ مال کے پاس کیالائحہ عمل ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شکیل احمد (وزیر مال واملاک) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) صوبے میں ڈائریکٹ تحصیلدار کی 20 فیصد کوٹہ کے حساب سے 20پوسٹیں جبکہ 50 فیصد ڈائریکٹ نائب تحصیلدار کے کوٹہ میں سے 64 خالی پڑی ہیں۔مذکورہ پوسٹیں تحصیلداروں کی ترقی بحیثیت BS-17 PMS کی وجہ سے خالی ہوئی ہیں جن کی تعیناتی کیلئے پبلک سروس کمیشن سے رجوع کیا گیا ہے جو کہ زیر غور ہے۔

مذکورہ آسامیوں کو عارضی طور پر پر کرنے کیلئے تمام ڈویژنل کمشنر صاحبان کو ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ سینیئر نائب تحصیلدار کو تحصیلدار اور سینیئر قانون گویان اور پولیٹیکل محررز کو نائب تحصیلداروں کی پوسٹ پر عارضی طور پر اوپی ایس میں لگایا جائے تاکہ کار سرکار احسن طریقے سے چلتا رہے۔مزید یہ کہ صوبہ میں 22 سب رجسٹرار کی آسامیوں پر رجسٹریشن محررز اپنے بنیادی پے سکیل اوپی ایس میں عوام الناس کی سہولت کی خاطر تعینات کئے گئے ہیں، سب رجسٹرار کی آسامیاں ہیڈر جسٹریشن محرر کی پروموشن کے ذریعے پر کی جاتی ہیں چونکہ رجسٹریشن کی قانونی شق میں ترمیم صوبائی حکومت کے زیر غور ہے جس کی وجہ سے ہیڈر جسٹریشن محررز کواوپی ایس میں سب رجسٹرار تعینات کیا گیا ہے۔

جہاں تک ہیڈر جسٹریشن محرروں کی آسامیوں کا تعلق ہے تو صوبہ میں کل 25آسامیاں ہیں جو کہ ساری پر ہیں۔

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو جناب سپیکر۔ سر، جو میں نے کوئسچن کیا تھا اس کی جو ڈیٹیل یہاں پہ دی گئی ہے، ایک تو یہ کمپلیٹ نہیں ہے، دوسری بات یہ ہے کہ میں نے یہاں پہ جو سوال کیا تھا تو جواب میں انہوں نے جو لکھا ہے کے صوبے میں ڈائریکٹ تحصیلدار کا جو 20 فیصد کوٹہ ہے یہ اس حساب سے کیا گیا ہے، ایک تو یہ مجھے بتایا جائے کہ یہ 20 فیصد لوگ کون ہیں، یہ کس بنیاد پہ ان کو، یہ کلرک تھے، اسسٹنٹ تھے، گرداور تھے، کون تھے؟ جن کو ان کا جو 20 فیصد کوٹہ تھا اس کے حساب سے جو سنیارٹی لسٹ کی بات تھی وہ نہیں دی گئی۔ ایک اور بات، کس قانون کے تحت جو جونیئر کلرک ہے اس کو کس قانون کے تحت Own Pay Scale پہ رکھا گیا ہے؟ سر، یہ بھی مجھے بتایا جائے کہ انہوں نے جو کہا ہے کہ کمشنر کو ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ وہ عارضی طور پر، تو ایک تو یہ سمجھ نہیں آتی کہ ڈیپارٹمنٹ جو ہے وہ عارضی طور پر کس طریقے سے جو پولیٹکل محرر ہے، پولیٹکل محرر کا کیڈر کیا ایک جونیئر کلرک کے برابر ہے، ان کا کیڈر کیا ہے؟ اگر آپ پولیٹکل محرر کو نائب تحصیلدار لگا سکتے ہیں تو آپ کلرک کو کیوں نہیں لگا سکتے؟ کیونکہ یہ ایک کیڈر کے لوگ ہیں تو اس کا ذرا مجھے ڈیٹیل سے جواب دے دیں اور لسٹ مجھے دیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ خوشدل خان صاحب! سپلیمنٹری؟ سپلیمنٹری، خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، آپ کا شکریہ۔ سر، یہ بہت Important Question ہے جو ہماری سسٹر نے بھیجا ہے اور ڈسکس بھی ہو رہا ہے۔ سر، یہ Good governance کیلئے بہت ضروری ہے کہ جو سیٹس ہیں، ان پر وہی آدمی کام کرے، یہاں پر ہم جب دیکھتے ہیں پختونخوا میں خاص کر تو اکثر پوسٹوں پر بڑے بڑے افسروں سے لے کر چھوٹے افسروں تک ایکس کیڈر والے بیٹھے ہوتے ہیں یا Own Pay Scale میں کام کرتے ہیں، ابھی اگر آپ دیکھ لیں، اس میں انہوں نے بہت Correspondence کی ہے پبلک سروس کمیشن سے، تو میں آپ سے یہ گزارش کرونگا کہ اگر آپ اس کمیشن کو ڈائریکشن دے دیں، رولنگ دے دیں کہ انہوں نے 2018ء میں انہوں نے ریکوزیشن بھیجی ہے، For the appointment of naib tehsildar, for the appointment of tehsildar, for the appointment of other appointees لیکن ابھی تک انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا جس کی وجہ سے Important posts خالی ہیں اور نتیجتاً اس پر ناتجربہ کار جونیئر لوگ کام کر رہے ہیں، تو میری یہی ریکویسٹ ہو گی کہ For the good governance, it is necessary to issue ruling to that Commission concerned, to

advertise the post(s), make their appointment, initiate the process to fillin that very post, this is my request Sir.

Mr. Speaker: Minister for Law, to respond please.

جناب سلطان محمد خان(وزیر قانون): سر! میرے خیال میں اور تو Cover ہو گیا ہے لیکن دو پوائنٹس آنریبل شگفتہ ملک صاحبہ، آنریبل ممبر ہیں، انہوں نے دو پوائنٹس کی وضاحت نے مانگی ہے، ایک یہ کوٹہ کے بارے میں انہوں نے کہا ہے کہ 20 فیصد کوٹہ تو سر! یہ میں Explain کر دیتا ہوں، یہ اصل میں 20 فیصد کوٹہ جو ہے یہ ڈائریکٹ ریکروٹمنٹ ہے تھرو پبلک سروس کمیشن، اور اس کے علاوہ جو ہوتا ہے تو وہ تھرو پروموشن ہوتا ہے ڈیپارٹمنٹ کے اندر، تو یہ ہو سکتا ہے، انہوں نے جواب اس طریقے سے دیا ہو کہ آنریبل ممبر اس کو صحیح نہ سمجھ پا رہی ہوں لیکن ہے اسی طرح کہ 20 فیصد ڈائریکٹ ریکروٹمنٹ ہوتی ہے اور باقی 80 فیصد تھرو پروموشن آتے ہیں تو یہ Explain کیا گیا ہے۔ دوسرا انہوں نے جو پوچھا ہے کہ کیوں لوگوں کو آپ نے اپوائنٹ کر دیا ہے یا ان کے اوپر پاورز آپ نے Confer کر دی ہیں؟ تو یہ ہے کہ انہوں نے پولیٹیکل محرر اور جونیئر کلرک کی بات کی ہے کہ کیوں نہ جونیئر کلرک کو وہ پوسٹ دے دی جاتی، Conferment اس کے اوپر کر دی جاتی، بجائے اس کے کہ پولیٹیکل محرر کا تو سر، Obviously یہ ہے، اس وقت چونکہ جب تک یہ Proper Appointment نہیں ہو گی تو Obviously کسی دوسرے آفیسر کو محکمے میں کام چلانے کیلئے یہ Temporary arrangement ہے، ایک تو یہ بات ہے، یہ کوئی Permanent arrangement نہیں ہے، جیسے ہی یہ Appointments ہو جائیں گی تو اس کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔ دوسرا یہ ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ کیوں نہ اس کو جونیئر کلرک کو یہ دے دیا جاتا تو اس میں مسئلہ یہ ہے کہ چونکہ پولیٹکل محرر پروموٹ ہو سکتا ہے Anti Post پہ اور جونیئر کلرک جو ہے وہ Illegible نہیں ہے رولز کے مطابق تو یہ تھوڑا سا پھر اس میں تضاد بھی آ جاتا اور تھوڑا نامناسب بھی ہوتا ہے کہ ایک بندہ جو کہ پروموٹ ہو ہی نہیں سکتا اس پوسٹ کے اوپر، اس کو آپ Temporarily یہ پاورز دے دیں، پولیٹیکل محرر رولز کے اندر یہ پروموٹ ہو سکتا ہے اس پوسٹ پر تو اس لئے یہ Temporary arrangement ہے اور جیسے ہی یہ پوسٹیں Fill up ہوں گی تو اسکی پھر ضرورت باقی نہیں رہے گی۔

Mr. Speaker: Thank you. Ji, Shagufta Malik Sahiba, are you satisfied with the answer?

محترمہ شگفتہ ملک: No Sir، دیکھیں میرا جو پہلا سوال تھا کہ مجھے جو لسٹ دی ہے، اس میں میں نے ان سے کہا تھا کہ یہ جو سنیارٹی لسٹ ہے اس میں کس قانون کے تحت انہوں نے اس کو پروموشن دی ہے؟ وہ ڈیٹیل سر، وہ اس لسٹ میں نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ لاء منسٹر صاحب نے بات کی ہے، انہوں نے کہا ہے کہ پولیٹکل محرر جو ہے اور کلرک جو ہے یہ ایک کیڈر ہے، اب آپ مجھے یہ بتائیں کہ ایک محرر آپ اپنی Favoritism کی بنیاد پہ تو آپ اس کو کر سکتے ہیں، لاء منسٹر صاحب یہ اپنی Favoritism کہہ سکتے ہیں اس کو کیڈر پہ، جونیئر کلرک کا کیڈر مجھے پتہ ہے اور پولیٹیکل جو ہے اس کا کیڈر کیا ہے؟ اگر کیڈر ایک ہے تو کس بنیاد پر آپ پھر یہ بات کر سکتے ہیں اور اس کی مجھے ڈیٹیل نہیں دی ہے تو سر، Kindly آپ اس کو اگر کمیٹی میں ریفر کریں تاکہ مجھے سنیارٹی کی جو لسٹ ہے اور جو ڈیٹیل ہے وہ مجھے کمپلیٹ، آپ اسے سٹینڈنگ کمیٹی میں ریفر کریں، میں ریکویسٹ کروں گی لاء منسٹر صاحب سے۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب، بھیج دیں کمیٹی کو؟

وزیر قانون: سر، میرے خیال میں جب بھی میرٹ پہ بات ہوتی ہے-----

جناب سپیکر: شگفتہ بی بی! آپ کو کوئی غلط فہمی ہو رہی ہے، یہ جو چیزیں آپ ان سے پوچھ رہی ہیں نا، وہ آپ کا کوئسچن نمبر 4594 ہے، وہ بات آپ اس وقت کریں، ابھی 4600 کی بات ہو رہی ہے، آپ کا دوسرا بھی کوئسچن ہے نا۔

وزیر قانون: سر! سینیارٹی والا وہ دوسرا کوئسچن ہے، اس میں دیکھ لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: تو وہ بات پھر اس وقت کریں، اس پہ بات کافی ہو گئی ہے، آگے چلیں، اس میں پھر بات کر لیں، پھر سنیارٹی والا، بس وہ کوئسچن بھی آپ کا آگیا ہے، کوئسچن نمبر 4594، جی محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ۔

* 4594 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر مال ارشاد فرمائیں گے کہ:

الف) آیا یہ درست ہے کہ مورخہ 10 نومبر 2017ء کو ڈپٹی کمشنر پشاور آفس کی طرف سے جونیئر کلرکوں کی سنیارٹی جاری کی گئی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ جاری شدہ سنیارٹی لسٹ درست اور حقیقت پر مبنی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ سنیارٹی لسٹ بمعہ تمام ملازمین کے بھرتی آرڈرز، سابقہ سروس اور موجودہ پوسٹنگ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شکیل احمد (وزیر مال واملاک) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے لیکن مذکورہ لسٹ Tentative تھی۔

(ب) مذکورہ سنیارٹی لسٹ کے خلاف ایک جونئیر کلرک مسمی سیار احمد نے سروسز ٹریبونل خیبر پختونخوا میں اپیل نمبر 499/2018 دائر کی ہے جو کہ زیر سماعت ہے جس کی وجہ سے یہ لسٹ زیر التوا ہے۔

(ج) مذکورہ سینارٹی لسٹ میں تمام تفصیلات موجود ہیں، تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

محترمہ شگفتہ ملک: سر! ویسے مجھے اس کی ڈیٹیل نہیں ملی تھی، میں نے اس وجہ سے کہا تھا کہ اس سوال کے جواب میں مجھے کمپلیٹ جواب نہیں دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: اسی کوسچین کا؟

محترمہ شگفتہ ملک: یہ جو اس سے پہلے والا سوال تھا 4600، یہ مجھے کمپلیٹ، لیکن چلو یہ دوسرا جو سوال ہے اس میں انہوں نے سر، آپ دیکھ لیں کہ جواب میں لکھا ہے کہ یہ درست ہے کہ مذکورہ جو لسٹ ہے وہ Tentative ہے، سر! اب مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ ایک ڈیپارٹمنٹ کس طریقے سے یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ عارضی ہے؟ اب یا تو آپ دیکھیں کہ Already کورٹ میں ایک بندہ گیا تھا جو کہ پینڈنگ ہے تو اگر ایک پینڈنگ ہے تو اس میں آپ نے دو، یہاں پہ لکھا بھی ہے کہ ایک جونیئر کلرک جو ہے مسمی سیار احمد Already ٹربیونل میں اس کا کیس زیر التوا ہے لیکن اس میں تو سنیارٹی لسٹ کی بات ہے۔ دوسرا سر، سنیارٹی کی یہ جو مجھے لسٹ دی گئی ہے، انہوں نے ڈی سی آفس سے ایک دوسری لسٹ جاری کی ہے جو یہاں پہ نہیں ہے اور اس لسٹ میں انہوں نے دو بندے جو ہیں ایک ذوالفقار ہے اور ایک روشن لال ہے جن کو Already اسی کیڈر کے لوگوں کو انہوں نے تحصیلدار پروموٹ کیا ہے، تو اس کا مجھے بتائیں کہ یہ دو بندے جو آپ نے یہاں پہ مجھے دیا بھی نہیں ہے وہ مجھے ایک تو یہ بتائیں کہ وہ لیٹر کیوں نہیں ہے جو ڈی سی آفس سے دوسرا لیٹر ایشو ہوا ہے؟

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر! یہ Tentative اسی لئے ہے کہ چونکہ اس کے اوپر یہ جونیئر کلرک جو ہے سیار احمد، یہ سروسز ٹریبونل میں چلا گیا ہے تو Obviously جب وہاں سے Adjudicate ہوگا سروس ٹریبونل سے تو تب یہ فائنل لسٹ ریونیو ڈیپارٹمنٹ یا ڈی سی آفس جو ہے وہ اس پوزیشن میں ہوں گے کہ یہ فائنل لسٹ دے سکیں۔

جناب سپیکر: یہ Sub judice ہے؟

وزیر قانون: تو یہ چونکہ وہاں پر اس لئے Tentative ہے سر، باقی انہوں نے یہ ذوالفقار اور یہ دوسرا اس کے بارے میں روشن لال کے بارے میں پوچھا ہے تو وہ اس لسٹ میں شامل ہیں نا، آپ ان کو دیکھ لیں، موجود ہیں۔

جناب سپیکر: جی، شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: میں یہی پوچھ رہی ہوں کہ وہ جو دو بندے ہیں ان کی جو پروموشن ہوئی ہے، وہ کس Basis پہ ہوئی ہے؟ اور آپ یہاں پہ کہتے ہیں کہ یہ پینڈنگ ہے تو اگر پینڈنگ ہے تو پروموشن کیسے ہوئی ہے؟ آپ Already وہ لسٹ دیکھیں جس میں دو بندوں کے نام شامل ہیں، تو اگر یہ پینڈنگ کیس ہے تو پروموشن کیسے ہو گئی، مجھے یہ بتائیں؟

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر! چونکہ سروس ٹریبونل والا یہ جو 499/2018 والا مقدمہ ہے، یہ سروس ٹریبونل کے اندر گیا ہے لیکن ابھی یہ ضروری نہیں ہے کہ یہ پروموشن، بلکہ یہ تو ہو بھی نہیں سکتا کہ جب یہ سروس ٹریبونل کے اندر یہ گیا تو اس وقت تو پھر پروموشن ہو ہی نہیں سکتی تھی، یہ اس کے پہلے کا جو میڈم کہہ رہی ہیں یہ اس سے پہلے کا ہے لیکن اس کے بعد ایک دفعہ یہ کیس چلا گیا تو Obviously سارے اس کے بعد رک گئے۔

محترمہ شگفتہ ملک: سر! کمیٹی کو ریفر کر دیں۔

جناب سپیکر: وہ کہتی ہیں کہ اسے کمیٹی کو ریفر کریں، Sub judice تو کمیٹی میں نہیں جا سکتا؟ کورٹ کے Decision کے بعد پھر آپ کوئی بات کر سکتی ہیں جی۔

محترمہ شگفتہ ملک: سر! میں تو یہی بات کر رہی ہوں کہ مجھے وہ لسٹ دی جائے جو پروموشن Already ہو چکی ہے، میں اس کی بات نہیں کر رہی ہوں جو پینڈنگ ہے، میں کہہ رہی ہوں کہ جو سنیارٹی لسٹ انہوں نے یہاں پہ Mention کی ہے مجھے وہ ڈیٹیل جو ہے، آپ اسمبلی کی سٹینڈنگ کمیٹی میں ریفر کریں۔

Mr. Speaker: Law Minister Sahib, short answer please.

وزیر قانون: سر! یہ کورٹ کے اندر Sub judice ہے تو سنیارٹی لسٹ کس طرح کر لیں؟

محترمہ شگفتہ ملک: نہیں سر، یہ وہ بات نہیں ہے، لاء منسٹر نے شاید ڈیٹیل نہیں پڑھی ہے۔

Mr. Speaker: Then I will put it to vote.

محترمہ شگفتہ ملک: نہیں سر، !یہ جو دوسری بات ہے۔

جناب سپیکر: پھر یہ فریش کوسچن بن جائے گا، جی لاء منسٹر۔

وزیر قانون: سر! میری تجویز یہ ہے کہ چونکہ یہ Impression بالکل نہیں جانا چاہیئے کہ کمیٹیاں اسی کیلئے ہوتی ہیں کہ وہ کام کریں، اگر وہ سمجھتی ہیں پھر بھی کمیٹی کے اندر اس کو دیکھ لیں، اگر Sub judice نہیں ہے تو بالکل بھیج دیں، کمیٹی میں ہمیں بالکل ایسا کوئی مسئلہ تو نہیں ہے۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 4594 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Question No. 4594 is referred to the concerned Committee. Question No. 5006, Nighat Orakzai Sahiba, Question No. 5006, Nighat Orakzai Sahiba.

* 5006 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر مال ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) بتایا جائے کہ ہزارہ موٹروے کیلئے حصول اراضی کس سال شروع ہوئی؛

(ب) ضلع ہری پور، ایبٹ آباد اور مانسہرہ میں ہزارہ موٹروے کیلئے حصول اراضی کس سال ہوئی اور کتنی رقم ادا کی گئی ہے، ضلع وائز الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) کتنی رقم واجب ادا ہے، نیز اس کی تاخیر کی وجوہات بتائی جائیں؟

جناب شکیل احمد (وزیر مال واملاک) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) محکمہ مال نے ڈپٹی کمشنر ہری پور، ایبٹ آباد اور مانسہرہ سے جواب طلبی کی ہے جس کے تفصیل درجہ ذیل ہے:

(ب) (1) ضلع ہری پور۔

ضلع ہری پور میں سال 2010ء میں ہزارہ موٹروے کیلئے حصول اراضی شروع ہوئی تھی، اب تک 1917.93 ملین روپے مالکان اراضی کو ادا ہو چکے ہیں جو کہ کل رقم کا 98.34 فیصد بنتا ہے۔ جہاں تک تاخیر کی وجوہات ہیں تو اس ضمن میں عرض ہے کہ اس میں زیادہ تر مالکان اراضی نابالغ ہیں اور ان کو ابھی تک شناختی کارڈز جاری نہیں ہوئے ہیں، بعض مالکان اراضی ملک سے باہر ہیں، مزید برآنکہ کہ وراثت کے مقدمات مختلف عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔

(2) ضلع مانسہرہ۔

ضلع مانسہرہ میں سال 2014ء میں ہزارہ موٹر وے کیلئے حصول اراضی شروع ہوئی تھی جو کہ 34 مواضعات پر مشتمل ہے اور جن کے ایوارڈ جاری ہو چکے ہیں، اب تک 3ارب روپے مالکان اراضی کو ادا ہو چکے ہیں جو کہ کل رقم کا45 فیصد بنتا ہے۔ادائیگی تمام مواضعات میں روزانہ کی بنیاد پر جاری ہے۔

(3) ضلع ایبٹ آباد۔

ضلع ایبٹ آباد میں سال 2014ء میں ہزارہ موٹروے کیلئے حصولی اراضی شروع ہوئی تھی جو کہ 23 مواضعات پر مشتمل ہے اور جس کا ایوارڈ ہو چکا ہے، جو کہ 6 بلین روپے پر مختص ہے، جس میں 85 پرسنٹ ادائیگی مالکان اراضی کو ہو چکی ہے، جبکہ باقی ماندہ 15 پرسنٹ کی ادائیگی کرنی ہے، مالکان کو ادائیگی روزانہ کی بنیاد پر شروع ہے اور اس میں کسی قسم کی تاخیر نہیں ہے۔

(ج) تمام تر تفصیل اوپر بیان کی گئی ہے۔

ایک رکن: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، الگ میرے پاس آیا ہے، بعد میں آپ کا میں کرتا ہوں جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! یہ سوال نمبر 5006 جو ہے۔

Mr. Speaker: Answer is taken as read, supplementary please.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! اس میں میں چھوٹی سی بات کرنا چاہونگی، چونکہ ریونیو منسٹر تو یہاں پہ ہیں نہیں تو جناب سپیکر، کون جواب دیگا؟ کیونکہ یہ تو اتنی ڈیٹیل میں انہوں نے جواب بھی نہیں دیا کہ جس سے میں Satisfied بھی نہیں ہوں۔

Mr. Speaker: Cabinet is collectively responsible.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ابھی سلطان خان صاحب نے کیا کہا تھا؟

جناب سپیکر: لیکن وہ جواب دے رہے ہیں، میں نے ان کو کہا ہے کہ آپ جواب دیں گے اور آپ ان کو اتنا تنگ کریں تاکہ یہ مجبور ہو جائیں کہ منسٹرز آئیں، جو بھی کنسرنڈ منسٹرز ہیں، ان سے اتنی زیادہ سپلیمنٹریز کریں، وہ شریف آدمی ہیں، اٹھارہ محکموں کا جواب دے رہے ہیں، کنسرنڈ منسٹرز کو آنا چاہیئے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: آپ نے ٹھپہ لگایا ہے شریف آدمی کا، لیکن میں سمجھتی ہوں کہ یہ خود انہوں نے Burden لیا ہوا ہے، اگر تمام منسٹرز کو کہیں کہ وہ آئیں تو وہ کیوں نہیں آئیں گے؟

جناب سپیکر: توبس آپ ان کے اوپر ذرا کوئسچن کریں، سپلیمنٹریز میں جائیں تاکہ یہ تنگ ہوں اور آئندہ منسٹروں کو پھر آنا پڑے، وہ آیا کریں۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! ٹھیک ہے پھر ہم اتنا تنگ کریں گے کہ یہ بھی یاد رکھیں گے۔ جناب سپیکر صاحب! اس میں سیکنڈ جو ضلع ہری پور کا انہوں نے بتایا ہے کہ ضلع ہری پور میں جو یہ 2010ء میں جو زمین خریدی گئی ہے جو کہ پاکستان پیپلز پارٹی کے وقت میں یہ خریدی گئی تھی تو اس میں انہوں نے یہ کہا ہے کہ ہم نے اتنے پیسے، 1917.93 ملین روپے مالکان اراضی کو دے دیئے ہیں لیکن جو پینڈنگ پیسے ہیں وہ اس لئے تاخیر میں ہو رہے ہیں، چونکہ بچے نابالغ ہیں، مجھے سمجھ نہیں آتی کہ نابالغ بچوں سے یہ زمین کیسے لے رہے ہیں اور اگر نابالغ بچوں کی زمین کے پیسے نہیں مل رہے ہیں تو کیا وہ کسی اکاؤنٹ میں پڑے ہوئے ہیں، کسی اور کے، اس پہ وہ منافع جو ہے 2010 سے کوئی اور کھا رہا ہے؟
Mr. Speaker: This is good question. Ji, Law Minister Sahib.
وزیر قانون: سر! یہ اچھی بات ہے تاکہ سب کی معلومات بھی بڑھ جائیں اور میں شکریہ بھی ادا کرتا ہوں اور آنریبل ممبر کہہ رہی ہیں کہ ہم چیلنج کریں گے اور ان کو زیادہ تنگ کریں گے، تنگ کبھی نہیں ہوں گا، ان شاءاللہ جو بھی آپ سوال پوچھیں گے تو وہ اس کا جواب بھی دیں گے اور مطمئن کرنے کی کوشش بھی کریں گے۔ سر، یہ اگر آپ دیکھ لیں جی، یہ Achievement ہے، یعنی کہ 98.34 پرسنٹ ادائیگیاں ہو چکی ہیں، اب رہتی ہیں، پتہ نہیں کتنی جی؟ 1.9 something رہتی ہیں، یہ بہت زیادہ 2 پرسنٹ سے بھی کم ادائیگیاں رہتی ہیں۔ اب انہوں نے جو نابالغوں والی بات، وہ ان کے بارے میں بات کی ہے تو یہ ہو بھی سکتا ہے نا سر، ابھی صرف وہ بھی نہیں ہے، نابالغ بھی صرف نہیں ہیں، اگر آپ دیکھ لیں، اس میں دوسرے جواب میں، دوسرے حصے میں یہ بھی کہ بعض مالکان اراضی ملک سے باہر ہیں، ان کی وراثت کے مقدمات مختلف عدالتوں میں زیر سماعت ہیں تو یہ جو نابالغ جتنے مالکان ہیں اور جو باہر ملکوں میں ہیں اور جن کی وراثت کے بارے میں Disputes چل رہے ہیں عدالتوں میں، یہ One point something percent بنتا ہے، بہت کم ہے، تو میں بتا دیتا ہوں کہ یہ جو جب A Minor کا ہوتا ہے، نابالغ جو ہوتا ہے تو ان کی بھی ابھی تک ادائیگی اس لئے نہیں ہوتی کہ ایک تو ان کا Succession certificate اور Letter of administration بنتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ جو رقم ہوتی ہے یہ عدالت کے پاس جمع ہو جاتی ہے، جب عدالت کے پاس یہ جمع ہو جاتی ہے اور جب وہ ایک Majority

attain کرتے ہیں تب انہیں ملتی ہے یا ان کا Legal guardian جو Letter of administrationیاSuccession certificateمیں ہوتا ہے توان کو دیا جاتا ہے۔

(عصر کی اذان)

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر، اگر آپ دیکھیں تو48 پرسنٹ ادائیگی ہوچکی ہے اور باقی ابھی تک نہیں ہوئی، جناب سپیکر! میں Simpleیہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ پھر آگے جو ہے 2014ء سے ادئیگیاں شروع ہوچکی ہیں جناب سپیکر صاحب! ایسی کیا قباحت ہے کہ جو زمین 2010ء سے لی ہوئی ہے اور آج 2019ء ہے، اگر 2010ء میں اگر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، وہ یہ کہہ رہے ہیں۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> سر! یہ آپ دوسرا حصہ دیکھیں نا، اس میں 48 پرسنٹ ہوئی ہیں، اس میں تاخیر کی کیا وجہ ہے؟ پھر آگے آپ ضلع ایبٹ آباد میں دیکھیں، اس میں تاخیر کی کیا وجہ ہے؟ دیکھیں، جو اوپر ادائیگیاں ہوئی ہیں وہاں پہ وہ بچے ابھی تک بالغ نہیں ہوئے ہیں، جو انہوں نے 2010ء میں اگر اپنی زمینیں بیچی ہیں یا جو باہر کے ملک میں ہیں، وہ نو سالوں میں واپس پاکستان آئے ہی نہیں ہیں اور جو عدالتوں کے مقدمے ہیں وہ 2009ء نو سالوں میں وہ عدالتوں کے مقدمے ختم نہیں ہوئے؟ اسی طرح آپ ضلع مانسہرہ کو دیکھ لیں اور ضلع ایبٹ آباد کو دیکھ لیں، تو سر! یہ کوئسچن جو ہے اور پھر نیچے جب میں نے پتہ کیا کہ کل کتنا رہتا ہے تو انہوں نے کہا کہ اوپر تفصیل درج ہے اور کی تفصیل تو میں مانگ رہی ہوں کہ کتنی رقم ابھی گورنمنٹ کو ادا کرنی ہے جو کہ 2010ء سے 2020ء آگیا ہے، اس میں دس سالوں میں تو ادا نہیں ہو رہی ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہوگیا، لاء منسٹر صاحب، یہ ضلع مانسہرہ 45 پرسنٹ جو ہے یہ ادا ہوا ہے اور وہ جو آپ نے بات کی تھی وہ صرف ضلع ہری پور کی بات تھی، ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد میں 85 یعنی 15 پرسنٹ لوگ رہ گئے ہیں لیکن مانسہرہ میں تو بہت سارے لوگ رہ گئے ہیں، 45 پرسنٹ ملی ہے، باقی سب رہ گئے ہیں، Soاس میں سارے Litigation cases نہیں ہو سکتے تھے زیادہ اور اس چیز کو بھی دیکھنے کی ضرورت ہے اور This is responsibility of all of us کہ اگر Minors ہیں، کوئی بچے ظاہر ہے وہ Orphans ہوں گے تو ان کے پیسے کیا واقعی کورٹ میں جمع ہیں یا اصولاً تو ان کے اکاؤنٹ کھول دیئے

جاتے ہیں کورٹ کی نگرانی میں اوران میں جاتے ہیں تاکہ اس کا انٹرسٹ ان کو مل سکے، تو کیا خیال ہے آپ کا اس کی ڈیٹیل نہ چیک کی جائے یا کیا کیا جائے؟ اس کو ویسے نہیں چھوڑنا چاہیئے۔

وزیر قانون: سر! ٹھیک ہے، میں نے جو بھی پوائنٹس تھے وہ تو میں نے بیان کر دیئے ہیں لیکن اگر آنریبل ممبر وہ تفصیل چاہتی ہیں تو بیشک اس کو، کمیٹی کا کام بھی یہی ہے، میرے خیال میں کہ تفصیل بھی چیک کر لیں، بھیج دیں سر۔

جناب سپیکر: جی، اسی کے بارے میں بات کر رہے ہیں؟ جی عنایت اللہ صاحب۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب! یہ عصر کا وقت جو ہے یہ بہت زیادہ Sensitive وقت ہے اور جب اذان ہو جاتی ہے، یہاں سیشن چلتا ہے، کچھ لوگ نماز کے لئے چلے جاتے ہیں کچھ ادھر رہ جاتے ہیں، میرا یقین ہے یہاں 100 پرسنٹ لوگ نماز پڑھتے ہیں اور یہ جو گیلریز کے اندر بیٹھے ہوئے لوگ ہیں وہ بھی نماز پڑھتے ہیں، میری Humble request ہے، تجویز ہے کہ آپ بہت شارٹ وقفہ کریں، دس منٹ کا کریں لیکن عصر کی نماز کیلئے ہمیشہ دس منٹ کا وقفہ کریں، یہ میری ریکویسٹ ہے۔

جناب سپیکر: اوکے، میں تو اس حق میں ہوں کہ یہ سیشن ہونا ہی مارننگ میں چاہیئے تاکہ ظہر تک ہم اس کو ختم کر دیا کریں لیکن پھر یہیں سے لوگ کہتے ہیں کہ نہیں جی After-noon میں رکھیں۔

جناب عنایت اللہ: تو وہ دس منٹ کا وقفہ جو ہے اس سے کام ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: Okay, okay, done، اس کو کوسچن کو ختم کرتے ہیں پھر کر لیتے ہیں جی۔

Is it the desire of the House that the Question No. 5006 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question No. 5006 is referred to the concerned Committee. The Questions` hour is over. The sitting is adjourned for ten minutes, for Asar prayer.

(اجلاس عصر کی نماز کیلئے ملتوی ہو گیا)

وقفہ کے بعد جناب مسند نشین، عبدالسلام مسند صدارت پر متمکن ہوئے

اراکین کی رخصت

جناب مسند نشین: آئٹم نمبر 3، Leave application: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، ایم پی اے، 02 جنوری کے لئے، محترمہ

سمیرا شمس صاحبہ، ایم پی اے، 02 جنوری، محترمہ ملیحہ علی اصغر صاحبہ، ایم پی اے، 02 جنوری، مولانا لطف الرحمان، پارلیمانی لیڈر، ایم پی اے، دو دن، 2 اور 3 جنوری کیلئے، جناب اکرم خان درانی صاحب، اپوزیشن لیڈر، دو دن کیلئے، 2 اور 3 جنوری، جناب بلاول آفریدی صاحب، ایم پی اے، 02 جنوری تا 10 جنوری، ملک ظفر اعظم صاحب، ایم پی اے، 02 اور 03 جنوری، دو دن کیلئے، محترمہ ماریہ فاطمہ صاحبہ، ایم پی اے، 02 جنوری، حاجی انور حیات خان صاحب، ایم پی اے، 02 جنوری، جناب فضل حکیم خان صاحب، ایم پی اے، 02 جنوری، جناب سردار حسین بابک صاحب، ایم پی اے، 02 جنوری، جناب ملک شوکت صاحب، ایم پی اے، 02 جنوری، محترمہ ثمر ہارون صاحبہ، ایم پی اے، 02 جنوری، محترمہ رابعہ بصری صاحبہ، ایم پی اے 02 جنوری، جناب محمود خان بٹنی صاحب، ایم پی اے، 02 جنوری، جناب عامر فرزند خان، ایم پی اے، دو دن کیلئے 02 جنوری تا 03 جنوری، سید احمد حسین شاہ صاحب، ایم پی اے، ایک دن کیلئے، 02 جنوری۔ Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Leave is granted.

مسئلہ استحقاق کا واپس لیا جانا

Mr. Chairman: Item No. 5, 'Privilege Motions': Janab Salahuddin Sahib, MPA.

Mr. Salahuddin: Janab Speaker Sahib, thank you very much, indeed for taking my privilege and to be on my side and bringing this on the agenda, but, true some friends, some of them are sitting right in front of me in the gallery and through some of my colleagues, we have patched up the differences with the concerned Secretary, so instead of moving ahead with this privilege motion, I withdraw it and I am happy with this and once again thank you for bringing this on the agenda, thank you very much.

جناب مسند نشین: ڈاکٹر امجد صاحب، پلیز۔

جناب امجد علی (وزیر معدنیات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ محترم ایم پی اے صاحب نے جو پریولیج موشن پیش کی ہے اور آنریبل ایم پی اے صاحب ہمارے لئے بھی معزز ہیں، محترم ہیں اور جتنے بھی ادارے ہیں، جتنے بھی ان کے سیکرٹریز ہیں، ان کو پہلے بھی ڈائریکشن جا چکی ہے کہ یہ جو ہاؤس کے جو بھی ممبرز ہیں ان کی عزت کریں، ان کے جو کام ہیں وہ کریں، وہ اس لئے بیٹھے ہیں، ان کیلئے

دروازے کھولیں، تو میں ایگری کرتا ہوں کہ اگر اس کے ساتھ، پریویلج موشن کو میں پریویلج کمیٹی میں بھیجنے کے ساتھ ایگری کرتا ہوں۔

Mr. Chairman: Privilege motion withdrawn. Adjournedment motion, Mr. Inayatullah Sahib, MPA, please.

تحریک التواء کا تفصیلی بحث کیلئے منظور کیا جانا

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر قومی مفاد عامہ کے ایک اہم مسئلے پر بحث کی اجازت چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ آئین کی دفعہ 160 کے تحت ہر پانچ سال بعد قومی مالیاتی کمیشن کی تشکیل اور ایوارڈ دینا لازمی ہے، 2010ء کے بعد نیا ایوارڈ ابھی تک نہیں دیا گیا ہے اور پرانے ایوارڈ کی تجدید ہوتی رہتی ہے، اس وجہ سے صوبہ مالی بحران کا شکار ہے، اس لئے اس اہم مسئلے پر ایوان میں بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر صاحب! اس پہ محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ کے دستخط ہیں، اکرم خان درانی صاحب کے دستخط ہیں، سردار حسین بابک صاحب کے دستخط ہیں اور سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب کے دستخط ہیں اور یہ جو ہمارے اپوزیشن کے ساتھ پارلیمنٹری لیڈرز کے ساتھ حکومت کا اس سیشن کیلئے ایجنڈا طے ہوا تھا، اس میں یہ بات طے ہوئی تھی کہ جو این ایف سی ایوارڈ کا اجراء ہے اس کی تاخیر پہ اسمبلی کے اندر ڈیبیٹ ہوگی اور ڈسکشن ہوگی، اس لئے میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کو ہاؤس کو Put کریں اور اس کو ڈیبیٹ کے لئے منظور کریں اور اس کو کسی دن ایجنڈے پہ بھی رکھا جائے۔ تھینک یو۔

Mr. Chairman: Law Minister, please for response.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر، کیونکہ یہ بڑا اہم ایشو ہے اور ہم نے ہمیشہ یہاں پر جو ٹریژری اور اپوزیشن دونوں جن باتوں پہ ہم متفق ہیں وہ صوبے کے حقوق کے حوالے سے ہیں، تو چونکہ نیشنل فنانس کمیشن ایوارڈ اس صوبے کے حقوق سے اس کا تعلق ہے اور اس میں جو بھی پراگریس ہوئی ہے یا جو بھی حکومت نے ابھی تک کیا ہے تو میرے خیال میں مناسب یہی ہوگا، یہ بات تو طے ہے کہ حکومت نے کوئی، ہم کوئی کسر نہیں چھوڑ رہے ہیں اپنا حق لینے کیلئے اور نیشنل فنانس کمیشن میں اپنا حق جتلانے کیلئے اور سب سے بڑا حق یہی ہے کہ نیا نیشنل فنانس کمیشن ایوارڈ ہی ہو جائے، میرے خیال میں سب سے بڑا حق تو یہ بھی ہے تو حکومت اس کے اوپر، میں یہ یقین دہانی دلا سکتا ہوں کہ حکومت Aware بھی ہے، حکومت اپنا کام بھی کر رہی ہے، حکومت غافل بھی نہیں ہے اور ان شاء اللہ صوبائی حقوق کے اوپر ہم سب ایک بھی ہیں

لیکن چونکہ یہ بہت اہم ایشو ہے تو میں ایگری کرتا ہوں کہ سر! آپ اس کو میرے خیال میں اس کو ڈیٹیل ڈیبیٹ کیلئے یہ ایڈ جرنمنٹ موشن ایڈمٹ ہونا چاہیئے۔

Mr. Chairman: Is it the desire of the House that adjourned motion No.132 may be admitted? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it, admitted.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب!

جناب مسند نشین: بس یہ ایڈمٹ ہو گئی میڈم، Already ایڈمٹ ہو گئی ہے۔ جناب صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، جی پلیز، صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب کا مائیک آن کریں۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! گزشتہ دنوں حکومت نے میرے توجہ دلاؤ نوٹس کو قائمہ کمیٹی برائے ریلیف کے حوالہ کیا تھا جو کہ دیر میں زلزلہ زدگان کو امدادی رقوم کے حوالے سے تھا، لہذا آپ سے گزارش ہے کہ میرے توجہ دلاؤ نوٹس کو سرسبز کر کے موجودہ قائمہ کمیٹی برائے ریلیف کو قاعدہ 192 کے تحت حوالہ کیا جائے۔ نیز مذکورہ بالا کمیٹی کا ریکارڈ اسمبلی سیکرٹریٹ میں موجود ہے۔

جناب مسند نشین: لاء منسٹر، سلطان صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: سر! یہ ایشو بڑا Important ہے، ایشو کے اوپر تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، اس کو آنا بھی چاہیئے، اس کو دیکھنا بھی چاہیئے لیکن میرے خیال میں یہ اس وقت تو ایجنڈے پر بھی نہیں ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے سرسبز کیلئے درخواست دی ہے تو آپ کو اس کو پہلے سرسبز کرنا پڑے گا آپ کو اور اس کے بعد اس کو ایجنڈے پر لانا پڑے گا، یا رولز ریلیکس کرنے پڑیں گے تو پراپر پروسیجر اگر Adopt کر لیا جائے تو ٹھیک ہے اس کو پھر Accept کر لیں گے۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر! ہمیشہ سے یہ ہوتا ہے کہ گزشتہ دور میں جو ادھورے رہ گئے تھے، جو کال اٹنشنز تھے، سوالات تھے تو اس کیلئے یہی طریقہ ہوتا ہے قاعدہ 192 کے تحت۔

جناب مسند نشین: جناب ثناء اللہ صاحب! یہ توجہ دلاؤ نوٹس آپ نے جمع کیا ہوا ہے، جب یہ ایجنڈے پہ آئے گا تو پھر اس پہ آگے پھر کارروائی ہو گی، اس کو ریفر کریں گے پھر اسی وقت اس کو ریفر کرنا ہے کمیٹی میں۔

وزیر قانون: سر! میں ایک۔

جناب مسند نشین: جی سلطان صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: سر، میرے خیال میں بڑا Important ہے، اگر کوئی، مثلاً وہ قاعدہ 192 کا حوالہ وہ دے رہے ہیں،

"A Committee which is unable to complete its work before the expiration of its term or before the expiration of the term of the Assembly may report to the Assembly that the Committee has not been able to complete its work. Any preliminary report, memorandum or note that the Committee may have prepared or any evidence that the Committee may have recorded, shall be made available to the Committee that succeeds the Committee in question."

سر، کمیٹی تو میرے خیال میں Already موجود ہے اور اگر وہ کہہ رہے ہیں کہ بہت کام ہو چکا تھا اور وہی کام اس کمیٹی کو ریفر کر دیا جائے تو سر، کوئی قباحت نہیں ہے، اگر ضروری ہے، ممبر سمجھتے ہیں تو اگر رولز ریلیکس بھی کر دیئے جائیں، میرے خیال میں وہ ایک موشن پڑھ لیں گے Rules relaxation کے بارے میں اور دوسری موشن پڑھ لیں گے، اس کو حوالہ کرنے کیلئے اگر رولز ریلیکس کر لیں تو میرے خیال میں سپیکر کے پاس پھر اختیار ہے کہ رولز ریلیکس کر دیں اور بھیج دیں۔

جناب مسند نشین: جی ثناء اللہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر صاحب! قاعدہ 240 کے تحت اگر رول 124 کو معطل کیا جائے اور میرا کال اٹنشن کمیٹی میں بھیج دیا جائے تو مہربانی ہو گی۔

جناب مسند نشین: یہ رولز تو آپ نے ریزولیوشن کے رولز بتا دیئے ہیں۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: ما خو اووئیل جی، رولز ریلیکس کړئ۔

جناب مسند نشین: یہ آپ کا کال اٹنشن جب قاعدے پہ آئے گا، جب وہ ایجنڈے پہ آئے گا تو اس پہ پھر بات ہو گی، پھر اس وقت اس کو کمیٹی مین ریفر کر دیں گے۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Chairman: Item No.7, Call Attention Notices: Ms. Shagufta Malik, MPA, to please move her call attention notice No. 833, in the House.

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو۔ میں وزیر برائے محکمہ داخلہ کی توجہ ایک مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ خیبر پختونخوا پولیس کی قربانیاں پوری دنیا تسلیم کرتی ہے، خیبر پختونخوا پولیس کی قربانیوں کے باوجود پولیس والوں کے گھر والے پریشانیوں سے دوچار ہیں، پولیس شہداء کے دو سو بچے تاحال ملازمت سے محروم ہیں، صوبائی حکومت اور وزیر اعلیٰ شہداء کے بچوں کو بھرتی کرنے کے احکامات جاری کریں۔

سپیکر صاحب! زه پرې لږ خبره کول غواړم چې دا ډیر مهم ایشو دے۔ تاسو ته معلومه ده پختونخوا همیشه نه فرنټ لائن دے او ترخه ګرئ ښکار صوبه ده او په دیکښې که مونږه اوګورو چرته چې زمونږه ټول پښتون قام، ټول ملک ډیرې زیاتې قربانئ ورکړې دی نو په هغې کښې پولیس چې دے د ټولو نه زیات دے او هغې پولیس چې هغه زمونږه کانسټیبلز وو زمونږه اے ایس آئیز وو او یا زمونږ پولیس آفیسرز چې وو د هغوی قربانئ چې دی هم یقیناً چې هغه د هیرولو نه دی۔ په دیکښې هغه شهیدان چې د چا بچې چې دی اوس ځوانان دی او بې روزګاره دی او ډیر په ګنړ شمیرکښې هغوی ماله راغلی وو او دا ریکویسټ کوی چې دوه سوه شهیدان داسې دی چې د هغوې ځوانان چې کوم دی بچی چې کوم دی او یا بچئ دی نو هغه بې روزګاره دی او د هغوی د ټول کور Responsibility چې ده هغه اوس په دغه ځوانانو د هغوی په بچو باندې ده، نو دیکښې زما په خیال وزیراعلیٰ صاحب، د هغه ځوانانو خبره دا ده چې په دیکښې وزیراعلیٰ صاحب یو ریکویسټ هم کړے وو چې دا ټریفک کوم اوس پوسټونه راغلی وو په دیکښې ئے ایډجسټ کړئ خو زما په خیال هغې کښې هم څه داسې ایشوز مخې ته راغلی دی چې اونه کړے شو، نو د دې دوه سوه نه زما په خیال اووه یا اته داسې کسان دی چې هغه هغوی ته ورکړے شوے دے ملازمت، باقی چې څومره شهیدان دی نو هغوی بچی هم داسې بې روزګاره دی، نو زما به دا خواست وی حکومت ته چې پکار دا ده چې مونږه د دغې خلقو خیال اوساتو، دا زمونږه د پښتون قام د پاره قربانی ورکړې ده او دې خلقو د خپل ځان قربانی ورکړې ده، د خپلو بچو د خپلو کورونو چې کوم د دوئ مسئلې دی، هغه اوس پکار ده چې مونږه په هغې باندې ډیر په سنجیدګئ سره غور اوکړو او د دغو ځوانانو مطابق چې دی نو هغوی وائی چې مونږه کله هوم ډیپارټمنټ ته لیږی، کله د پولیس یو ډیپارټمنټ ته کله ډسټرکټ ته، نو ډیر زیات

مایوسه شوی دی، سپیکر صاحب! کوشش دا اوکړئ چې دغه ځوانان چې دی دا مایوسه نه شی ځکه چې یو طرف ته په کور کښې د هغوی قربانئ دی بل طرف ته د هغوی په کور کښې د هغوی ورونړه خوئیندې ماشومان چې دی د تعلیمونو مسئلې دی، بل طرف ته د غربت ډیر زیات ایشو دے، نو دا به تاسو جی Kindly مهربانی اوکړئ چې د دوئ دا ایشو چې دے دا زر تر زره حل کړے شی۔ مننه۔

جناب مسند نشین: جی لاء منسٹر، مسٹر سلطان صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی، میں اس پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب مسند نشین: میڈم نگہت صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ جیسا کہ شگفتہ ملک نے تمام وہ واضح طور پر یہ بات کی ہے لیکن میں سمجھتی ہوں کہ چونکہ ہمارے خیبر پختونخوا میں پولیس کی نفری بھی کم ہے اور یہاں پر اگر ان کو Adjust کیا جائے تو میرا خیال ہے کہ یہ صوبے کے، ان کی آگے عمریں بڑھ رہی ہیں اور جب وہ عمر کراس کر لیں گے تو پھر اس کے بعد ان کو پولیس میں وہ جوان کو دیا جائے گا، جو بھی نوکری ہو گی ان کی، کانسٹیبل کی جو بھی ہے تو وہ پھر اس کیلئے اہل نہیں ہوں گے۔ تو اس پہ میں چاہتی ہوں کہ آپ کے توسط سے میں وزیر قانون صاحب سے یہ بات ضرور کرنا چاہوں گی کہ ان کو جلد از جلد Adjust کیا جائے اور دوسری بات جناب سپیکر صاحب، چونکہ اسی کے ساتھ ہی Related ایک مسئلہ ہے کہ ہمارے صوبے میں ہر ایک کانسٹیبل کو اور پولیس والے کو ایک وہ ملتا تھا سال میں دو دفعہ، وردی کی وہ کٹ ملتی تھی، جو سردی کیلئے الگ ہوتی تھی اور گرمیوں کیلئے الگ ہوتی تھی، جناب سپیکر صاحب! آج کوئی آٹھ تا چھ سال ہو گئے ہیں کہ ان کو وہ کٹ نہیں مل رہی ہے، جس کی وجہ سے تمام کانسٹیبلز پاس نہ سویٹرز موجود ہیں نہ ان کے پاس وہ سردی کی کٹ موجود ہے اور یہ ٹھیکہ جو ہے کسی اور کو دیا گیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ ہم اس کو 2021ء میں دیں گے، اگر آپ مجھے ذرا توجہ دیدیں کیونکہ یہ آپ سے ہی Related مسئلہ ہے، کہ 2021ء میں ہم لوگ یہ وردیاں دیں گے، 2021ء تک ہمارے جو پولیس کے جو نوجوان ہیں وہ سردی میں ٹھٹھرتے رہیں گے یا کسی اور سے مانگے تانگے سے لیکر وہ کریں گے تو اس میں بھی ذرا اگر بات ہو جائے تو مہربانی ہو گی۔ تھینک یو جی۔

جناب مسند نشین: جی لاء منسٹر، سلطان صاحب۔

وزیر قانون: تھینک یو سر، دو باتیں آ گئی ہیں جی اس کال اٹنشن نوٹس میں، ایک تو جو میڈم شگفتہ ملک صاحبہ نے ایشو اٹھایا ہے کہ جو شہداء کے ورثاء ہوتے ہیں اور ان کو ایمپلائمنٹ دینے کی بات ہے پولیس میں، تو ایک تو میں بالکل فلور آف دی ہاؤس پہ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ دنیا کی تاریخ میں میرے خیال میں یہ پولیس فورس واحد پولیس فورس ہے کہ جس نے اتنی بہادری کے ساتھ دہشت گردی کا مقابلہ کیا ہے۔ (تالیاں) اور میں یہ بات اس لئے بھی کہہ رہا ہوں کہ یہ لوگ اس کیلئے Trained بھی نہیں تھے، یہ میں سچی بات ادھر فلور آف دی ہاؤس پہ بتانا چاہتا ہوں، جب یہ Militancy اور Terrorism ایک بہت زیادہ حد تک بڑھ گئی تو یہ یکدم سے یہاں پر جب حالات بنے تو یہ پولیس فورس Terrorism fighting capability تو ان کے پاس تھی بھی نہیں، نہ ان کے پاس وہ اسلحہ تھا، نہ ان کے پاس وہ Protection تھی، نہ ان کے پاس یہ ٹریننگ تھی لیکن ہم سب کو یہاں پر جتنے بھی آنریبل ممبرز ہیں اور پورے صوبے کیلئے میرے خیال میں یہ فخر کی بات ہے کہ نہ ٹریننگ تھی، نہ ان کے پاس وہ Equipments تھے، نہ وہ Properly ان کے پاس ساری Facilities تھیں لیکن پھر بھی آپ نے کبھی بھی یہ سنا نہیں ہوگا کہ ہمارے صوبے کے اندر کسی چوکی کے اوپر یا کسی چیک پوسٹ کے اوپر خودکش دھماکہ ہوا ہے، یہ آپ نے نہیں سنا ہوگا کہ اس چوکی میں سیکنڈ گزرنے کے بعد اور پولیس فورس پہنچ جاتی تھی اور وہیں پر اپنی جو ڈیوٹی تھی وہ سنبھال لیتے تھے، میرے خیال میں بہادری کی یہ مثال آپ کو پوری دنیا میں کہیں بھی نہیں ملے گی کہ جہاں پر ایک چوکی پہ خودکش حملہ ہونے کے بعد سیکنڈوں اور منٹوں بعد ہمارے پولیس افسران اور دیگر پولیس اہلکار جو ہیں وہ اس چوکی یا اس چیک پوسٹ پہ پہنچ جاتے تھے، یہ بہادری ہے، میرے خیال میں پھر اس کے بعد جب یہ حالات حکومتوں کے سامنے آئے ہیں، پچھلی حکومت بھی تھی، اس سے پچھلی بھی جو حکومت تھی، تو یہ دو تین حکومتوں کو دہشت گردی کے مسائل کا سامنا رہا ہے اور اس کے بعد ہم پولیس میں ریفارمز لائے ہیں، اس کے بعد ہم نے پولیس کو یہ ٹریننگ دی، اس کے بعد پولیس کیلئے ہم نے Equipments خریدے، اس کے بعد پولیس کو ہم نے وہ Tools دیئے کہ اب جا کر تھوڑا ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ ایک Veteran fighting force بن گئی ہے دہشت گردی کے خلاف، لیکن ان کی بہادری کو ہم سلام بھی کرتے ہیں اور ان کی بہادری کو اور ان کی جراءت کو ہم Acknowledge بھی کرتے ہیں۔ اب رہی بات، چونکہ اتنے شہداء، اس پولیس فورس میں اتنی شہادتیں ہوئیں اور حکومت نے خواہ وہ اے این پی اور پیپلز پارٹی کی حکومت تھی، خواہ وہ پی ٹی آئی کی پچھلی

حکومت تھی یا آج کی حکومت، تو یہ ایک پالیسی کلیئر کٹ ہے کہ ان شہداء کے بچوں کو یا ورثاء کو ہم نے ایمپلائی کرنا ہے اور یہ بہت چھوٹا سا ایک Gesture ہے میرے خیال میں، اگر ایک بندہ یا ایک اہلکار اپنے آپ کو شہادت کیلئے پیش کرتا ہے اور اپنی جان گنوا بیٹھتا ہے تو یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے کہ حکومت اس کے ورثاء کو ایمپلائمنٹ دے لیکن یہ ایک ٹوکن یا ایک Symbolic gesture ہوتا ہے، ان کے خاندانوں کا خیال رکھنے کیلئے یہ ایک Gesture ہوتا ہے۔ میرے خیال میں اس میں کچھ مشکلات بھی آئی ہیں، جس طرح انہوں نے نشاندہی کی ہے اور شہادتیں بھی اتنی ہوئیں کہ پولیس فورس میں اتنی پوسٹیں نہیں تھیں، 16-2015ء میں میرے خیال میں پوسٹیں Create کی گئیں، اس وقت چونکہ شہادتیں بہت زیادہ ہوئی تھیں اور اب جا کر ہمارے پاس تقریباً دو سو ایسے لوگ ابھی بھی ہیں جن کو ایمپلائمنٹ ہم نے دینی ہے، ان کی شہادتیں ان کی فیملی میں ہوئی ہیں تو یہ جان کر میرے خیال میں ہاؤس میں یہ ایک اچھی بات ہے اور خوشی کی بات بھی ہو گی کہ ابھی یہ کیس 17 اپریل 2019 کو یہ کیس Move ہو گیا ہے، حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ دو سو آسامیاں Create کی جائیں گی، سپیشلی ان لوگوں کیلئے جن کے خاندان میں شہادتیں ہوئی ہیں، اس کی پوری ڈیٹیل بھی میرے پاس موجود ہے کہ اس کے اوپر دو سو جو Posts create ہوں گی، جس طرح میں نے کہا کہ 2015ء میں اس وقت تین سو Posts create ہوئی تھیں، اس کے بعد اب یہ دو سو اور پوسٹس جب Create ہوں گی تو اس کیلئے ہم نے پورا ورک آؤٹ کر لیا ہے، اس کی Financial cost جو ہو گی وہ 76.311 ملین یہ ٹوٹل Financial implication ہو گی اس Creation کیلئے، لیکن حکومت اس کے بارے میں Committed ہے اور میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ کال اٹنشن پہ دونوں ہماری آنریبل ممبرز نے یہ بات کی ہے تو یہ دو سو پوسٹیں ان شاء اللہ یہ کیبنٹ میں بھی یہ معاملہ آئے گا، میرے خیال میں تمام کیبنٹ ممبرز اس کو سپورٹ بھی کریں گے اس کی Creation میں، ہم اپنے شہداء کے لواحقین کا خیال رکھیں گے، یہ ہماری Commitment ہے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ یونیفارم کے بارے میں تو یہ تو ایسا ہے، جس طرح نگہت میڈم نے بات کی ہے، یہ تو میرے خیال میں Unacceptable بات ہے، یہ Unacceptable بات ہے کہ اس طرح ہو، میں فوری طور پہ یہاں پر ہمارے آج ایس پی صاحب نمائندہ آئے ہوئے ہیں اسمبلی میں، تو میں ان کو بھی ڈائریکٹ کرتا ہوں اور جو ہوم ڈیپارٹمنٹ ہے اور جو پولیس ہے ان کو بھی میں ڈائریکٹ کرتا ہوں فلور آف دی ہاؤس سے کہ اس کی جو بھی Legal formalities ہوتی ہیں ان سے آپ باہر نکلیں اور ہمارے جو

پولیس کے جوان ہیں ان کو Proper جو بھی چاہیئے وہ آپ Provide کریں، جب بھی آپ کو ضرورت ہوتی ہے، میں تو یہ بھی کہہ رہاہوں جناب سپیکر، جب پولیس کو ضرورت ہوتی ہے ایمرجنسی میں اور جب بھی انہوں نے کوئی کیس Move کیا ہے تو حکومت نے اسے Accept کیا ہے، تو میں ان کو ڈائریکٹ کر رہا ہوں کہ یہ کیس فوراً آپ موو کریں اور حکومت کے سامنے رکھیں، ان شاء اللہ ہمارے جوان جو ہیں وہ یہ تو بڑی بری بات ہو گی کہ اگر ہم کہیں کہ ہم اپنے جوانوں کا خیال نہیں رکھ سکتے، ہم ان کو یونیفارم نہیں دے سکتے ہیں، کٹ نہیں دے سکتے ہیں Winter کیلئے، یہ میں Commitment کرتا ہوں کہ فوری وہ Move کریں، فوری وہ Accept ہو گا جی۔

Mr. Chairman: Mr. Khushdil Khan and Mr. Salauddin, MPAs, to please move their joint call attention notice No. 873, in the House. Mr. Khushdil Khan, MPA, please.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب ډیره مننه، ډیره مهربانی۔ یہ جو ہماری کال اٹنشن ہے یہ ہمارا جوائنٹ ہے اور یہ ہم دونوں کے جو حلقے ہیں Constitutional وہ ہیں پی کے 70 اور پی کے 71 اور دونوں کا یہ مسئلہ تقریباً کافی عرصے سے اس طرح ہو رہا ہے۔

ہم وزیر برائے محکمہ داخلہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں، وہ یہ کہ کافی عرصے سے آپریشن کی آڑ میں رات کے وقت متعلقہ تھانوں کی پولیس علاقے کے مختلف مضافات یعنی سلمان خیل، ماشو خیل، میریم زئی، میراسوڑیزئی پایان، ارمڑ بالا میں چھاپے مار رہی ہے جو کہ بلا جواز اور غیر قانونی ہے جس کی وجہ سے چادر و چار دیواری کی پامالی ہو رہی ہے اور قانونی تقاضے بھی پورے نہیں کئے جا رہے ہیں، ان تمام چھاپوں میں اب تک کوئی دہشت گرد، مفرور یا شرپسند عناصر گرفتار نہیں ہوئے ہیں لیکن پرامن لوگوں کی بے عزتیاں ہو رہی ہیں اور گھروں میں اپنی حفاظت کیلئے اسلحہ، مثلاً پستول بندوق، کلاشنکوف قبضے میں لے لیتے ہیں اور جس کے بارے میں ایف آئی آر وغیرہ درج نہیں کرتے ہیں اور برآمد ہونے والا اسلحہ پولیس کے افراد اپنے نام پر تقسیم کرتے ہیں، بعض چھاپوں میں پولیس لوگوں سے زیورات اور رقم بھی لے جاتی ہے جو کہ سراسر غیر قانونی ہے، لہذا حکومت فوری اقدامات اٹھا کر عوام کی داد رسی کرے۔

سپیکر صاحب! صلاح الدین د دې ریډنګ چې اوکړی نو بیا رول 52 (b) لاندې زما څه کوئسچنز دی بیا به مطلب دے چې کوم آنریبل منسټر وی هغه ما له د هغې جواب راکړی، هغې نه پس به زه یو دوه خبرې کوم۔

جناب مسند نشین: صلاح الدین صاحب۔

جناب صلاح الدین: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ ہم وزیر برائے محکمہ داخلہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں اور وہ یہ کہ کافی عرصے سے آپریشن کی آڑ میں رات کے وقت متعلقہ تھانوں کی پولیس علاقے کے مختلف مضافات یعنی سلمان خیل، ماشو خیل، مریم زئی، میراسوڑیزئی پایان اور ارمڑ بالا میں چھاپے مار رہی ہے جو کہ بلاجواز اور غیر قانونی ہے جس کی وجہ سے چادر اور چاردیواری کی پامالی ہو رہی ہے اور قانونی تقاضے بھی پورے نہیں کئے جارہے۔ ان تمام چھاپوں میں اب تک کوئی دہشت گرد مفرور یا شرپسند گرفتار نہیں ہوئے لیکن پرامن لوگوں کی بے عزتیاں ہو رہی ہیں اور گھروں میں اپنی حفاظت کیلئے اسلحہ مثلاً پستول، بندوق اور کلاشنکوف وغیرہ کو قبضے میں لے لیتے ہیں، جس کے بارے میں ایف آئی آر وغیرہ درج نہیں کرتے اور برآمد ہونے والا اسلحہ پولیس کے افراد اپنے نام پر تقسیم کر لیتے ہیں، بعض چھاپوں میں پولیس لوگوں سے زیورات اور رقم بھی لے جاتی ہے جو کہ سراسر غیر قانونی ہے، لہذا حکومت ٹھوس اقدامات اٹھا کر عوام کی دادرسی کرے۔

جناب مسند نشین: جی، جناب خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ډیره مننه، ډیره مهربانی۔ دا یو ډیره اهم مسئله ده د ډیر وخت نه زمونږ په دې علاقه کښې، زمونږه علاقه دې کوهاټ روډ باندې ده چې په هغې کښې دا کوم کلی نومونه مونږه اغستی دی، زمونږه کلے هم دے، صلاح الدین خان هم دے، په دیکښې زمونږه لاء منسټر صاحب ناست دے هغه ته هم پته ده چې د هر یو شی یو طریقه کار وی، مونږه دا نه وایو چې یره پولیس دې یو ایکشن نه اخلی، مونږ دا نه وایو چې یره پولیس دې یو مفرورنه نیسی یا د مفرور د نیولو د پاره دې چهاپه نه وهی خو د هغې د هر یو تهانړه کښې خپل یو Informer وی، د هغوی خپله یو انفارمیشنز وی او چې په کوم کور هغوی ته څه شک راځی نو پکار دے چې په هغې باندې هغوی Raid اوکړی، چهاپه اوکړی او بل بیا دا چې زمونږ د کریمینل پروسیجر کوډ چې کوم فوجداری ده نو هغې کښې سرچ وارنټ وی، یعنی پولیس یو کور ته بغیر د سرچ وارنټ چې هغې

Competent Magistrate issue کوی هغه وارنټ به ورسره وی، هغوی به ځان سره مطلب لیډیز به اخلی او د هغې کور به سرچ کوی خو دا زمونږ طرف ته سپیکر صاحب، یو ډیره ناروا ډیر وخت نه راروانه ده او په دې سلسله کښې ما وقتاً فوقتاً پولیس افسرانو ته هم رابطې کړې دی او د هغې هیڅ عمل او نشو، بلکه د دې چهاپو په آړ کښې چې کوم غریبانان لکه زه به تاسو ته مثال درکړم، اوس ګورئ چهاپه تاسو وهئ یو Specific کور ته به ځئ کنه، اوس په ټوله محله کښې خو دهشت ګرد نه وی کنه یا په ټول کندی کښې یا په هغې علاقه کښې خو په هر یو کور کښې دهشت ګرد نه وی خو په یو کور کښې به وی، ستا انفارمیشن به وی چې ته پرې چهاپه وهې، په یو انفارمیشن به ځې، هسې خو نه، یو Source باندې به ځې، چې ستا Source دومره کمزورے دے چې ته Specific یو کور ته نشې تللے او ستا ټول خلق، اوس په هغوی کښې زمیندار خلق زما په ټوله علاقه زمینداره ده، هغوی د ورځې زمینداری اوکړی، مزدوری اوکړی، په پټو کښې کار اوکړی، هغوی راشی شپې بچو سره ملاست وی او بغیر څه د دغه نه ډزې ډزې ډزې پولیس ورځی د هغوی کورته، نو آیا هغه وخت کښې به د هغوی د بچو څه احساسات به وی، د هغې زنانه به څه احساسات به وی؟ په کور کښې خو خلق بې پردې هم پراته وی، مطلب دے د زنانه لوپټې نه وی، زنانه هم داسې وی او بغیر څه دغه نه تقدس پامال کیږی، نو دې د پاره به دا زما یو څو کوئسچنز دی چې آیا دا دې ماته اوښائی چې یره تر اوسه پورې چې دوئ څومره وهلې دغسې نو آیا څومره دهشت ګردان دوئ دهشت ګرد نیولی دی، څومره مفروران نیولی، څومره شر پسند عناصر نیولی دی، څومره د هغوی په سلسله کښې ایف آئی آرونه کټ دی، په کومه کومه تهانه کښې کټ دی او ورسره په هغې کښې څومره اسلحه نیولې شوې ده اود هغې اسلحې آیا ریکوری نوم شته دے، هغې اسلحه دوئ کوم ځائې کښې ورکړې ده؟ زما به دا خواست وی چې دا یو ډیر زیاته Important issue ده، زما خپل Suggestion به هم دا وی، تا ته هم ریکوسټ وی او لاء منسټر صاحب ته هم زه ریکوسټ کوم ځکه چې هغوی به مونږ له جواب راکړی چې یو یو کمیټی جوړه شی چې مونږه او صلاح الدین خان یا بل زمونږه معزز رکن چې هغوی ته داسې څه مسئله وی چې مونږه دوئ سره کښینو که هغه

سائډ ډی پی او صاحب وی که هغه آئی جی پی صاحب وی، هغه آئی جی پی صاحب هم بدل شو نوے راغلو، چې مونږ ورسره د خپلې علاقې باره کښې خبره اوکړو چې ولې هغه Innocent بې ګناه خلق تنګیږی، د هغوی د ماشومان بچی به څه وائی چې ته اچانک په یو کور باندې ورشې هغوی سره بچی اوده پراته وی نو هغوی به زړه کښې څه وائی چې زما په دې کور باندې پولیس چهاپه ولې اوهله، دا ولې څنګه؟ او بل دا دے چې سر تاسو ته معلومه وی، تاسو به اکثر له دا کتلې وی، اخبارونو کښې مونږه ګورو، وائی چې *پولیس کی وردی میں چور آ گئے، پولیس کی وردی میں ڈاکو آ گئے*، نو هغې مطلب دے چې بعض اوقات په داسې حالاتو باندې د وردئ په دغه کښې په کورونو باندې چهاپې یا مطلب.

<u>*جناب مسند نشین*</u>: *خوشدل خان صاحب! پلیز اپنی گفتگو کو مختصر کریں۔*

<u>*جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ*</u>: ډ کیتی هم کیږی، زیاتی هم کیږی نو زما دا خواست به وی چې یره یا خو دا کمیټئ ته تاسو ریفر کړئ چې په دې باندې مطلب دے زمونږ سټینډنګ کمیټی د هوم ډیپارټمنټ چې کوم هغه ده چې په هغې کښې دا مونږ Thrash out کړو، ډسکس کړو او یا لاء منسټر صاحب په دې دغه کښې څه کولے شی، نو دا زمونږه Grievances دی نو زما دا خواست دے چې په دې باندې مونږ له Positive جواب راکړی.

<u>*جناب مسند نشین*</u>: *پلیز، لاء منسٹر صاحب، سلطان صاحب پلیز، بس ہو گیا، وہ کال اٹنشن پہ وہ بات ہو گئی، وہی ایک* Same call attention *ہے، سلطان صاحب اس پر جواب، سلطان صاحب، پلیز۔*

<u>*جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)*</u>: سر! کال اټنشن نوټس داسې پروسیجر دے که یو کوئسچن نیم کول غواړی نو زما خیال دے موور دې خیر دے که یو کوئسچن پکښې کول غواړی یا دغه نو که اجازت ورکوئ نو ټهیک دے.

<u>*جناب مسند نشین*</u>: *ٹھیک ہے۔ صلاح الدین صاحب۔*

<u>*جناب صلاح الدین*</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ. تهینک یو مسټر سپیکر صاحب. سر! پولیس لاء انفورسمنټ ایجنسی ده لاء بریکنګ ایجنسی دې نه جوړیږی. قانون دوئ Implement کوی قانون د دوئ نه ماتوی. څنګه کیدے شی چې مونږه د دوئ نه، مونږ د دوئ نه طمع کوؤ چې دوئ به زمونږ دا د کورونو او زمونږ دا د

عزت حفاظت د پاره دی او دوئ زمونږه عزتونه لوټ کوی، دوئ زمونږه کورونو ته راځی، دا کوم ځائے کښې لکه کوم قانون کښې وی، کوم لا ء کښې دوئ ته لیکلې شوې دی چې ته د چادر او چار دیوارئ تقدس به پامال کوې؟ یو ځائې کښې هم نه دی شوی او دوئ ئے کوی۔ زما په، که یو ځائے کښې نه کوی، زما په علاقه کښې کوی او که څوک نه وی نو زه اوس ټول چیلنج کوم، راځئ زه درته په سوؤنو تنان ښائمه۔ سر! دا تیر اتوار باندې واده وو څه مونږ په علاقه کښې او هغې له خلق راغلی وو، ورسره چرته تماچګوټې راغستې وه او لائسنس ورسره وه، پولیس هغه له هم په A 13 او AO 13 کښې پرچه ورکړه، بالکل نه کیږی غیر قانونی دے۔ زمونږ هغه پولیس څه پکار شو چې هغه قانون اول پخپله ماتوی؟ مسټر سپیکر سر! مونږ دا نه وایو چې هغوی دې د قانون حفاظت نه کوی خو ماتوی دې هم نه، دغه اجازت ورله دا اسمبلی دا فلور بالکل نشی ورکولے، مونږ که دوئ کوی نو دې ته بیا نه پریږدو او که څوک هغه چې نامه ئے مونږ نشو اغستے، الله دې جراءت راکړی خو مونږه ئے نامه نشو اغستے، هغه یو سپاهی ماما ورسره ګرځی او د دوئ ایس ایچ او ګان او د دوئ ایس پی ګان دا ټول ورته مخکښې وروستو کیږی، وائی دا د خلائی مخلوق تن راغلے دے، په دې کور هم ورځی او په دې کور هم ورځی، د دې نه خو هم چې پلیز خلاص کړه، یو دغه راولئ، یو حل ئے را اوباسئ۔ ډیره ډیره مننه، مهربانی۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جی، سلطان صاحب۔

<u>وزیر قانون</u>: سر! میں شکریہ ادا کرتا ہوں دونوں آنریبل ممبران کا، خاص کر صلاح الدین خان نے بڑے ڈرامائی انداز کے ساتھ اپنی گزارشات پیش کی ہیں، تو وہ بھی زبردست طریقے سے انہوں نے کہا ہے۔ سر! یہ سیریس ایشو ہے، یہ بڑا سیریس ایشو ہے اور خوشدل خان صاحب نے یا صلاح الدین خان نے جو پیش کیا تو میرے خیال میں اس کو ذرا باریکی کے ساتھ دیکھنا چاہیئے اور سر! اس میں دو تین پوائنٹس کو جلدی سے میں، چونکہ کال اٹنشن نوٹس کے اوپر اتنا بڑا debate ہوتا نہیں ہے لیکن میں دو تین پوائنٹس کے اندر اس کو سمیٹنے کی کوشش کرتا ہوں۔ سر! ایک تو جس طرح اس سے پہلے ابھی کال اٹنشن نوٹس کے اوپر ہم نے پولیس کی قربانیوں کی بات کی ہے تو یہ بات کرتے ہوئے یا کوئی ایک آدھ ہر ڈیپارٹمنٹ میں یا ہر فورس کے اندر کوئی کالی بھیڑیں ہوتی ہیں تو اس کی وجہ سے پوری پولیس فورس کے اوپر ہمیں

بالکل الزام نہیں لگانا چاہیئے کیونکہ پولیس ہماری حفاظت کر رہی ہے، ہماری قوم کی حفاظت کر رہی ہے، شہادتیں ہوئیں، ابھی آپ نے خود اپوزیشن کی طرف سے کال اٹنشن آیا ہے کہ دو سو شہداء کے لواحقین جو ہیں وہ ابھی انتظار کر رہے ہیں کہ ان کو ایمپلائمنٹ مل جائے، تو میرے خیال میں ایک تو یہ چیز ذہن میں رکھنی چاہیئے اور ان کی شہادتوں کو اور ان کی قربانیوں کو اور پولیس فورس، ایک فورس کے لیول پہ میرے خیال میں کوئی ایسی بات نہیں ہے، ایک آدھ کیس اس طرح ہو سکتا ہے۔ دوسری بات جو یہاں پر ہوئی ہے، میں بالکل Agree کرتا ہوں، ہمارا ایک کلچر ہے، ہماری ایک تہذیب ہے، تمدن ہے، ہمارے صوبے کے اندر ہمارے ان علاقوں کے اندر اور اس میں چادر اور چار دیواری کا میرے خیال میں سب سے زیادہ احترام اسی صوبے کے اندر ہوتا ہے اور ایک پردے کا بھی یہاں پر عنصر ہے ہمارے کلچر کے اندر، تو یہ کلچرل جو Sensitivities ہیں تو میرے خیال میں یہ کوئی بھی اس سے انکار بھی نہیں کرتا ہے، میں بالکل اس کے اوپر خوشدل خان صاحب کو سپورٹ کرتا ہوں۔ تیسری بات یہ ہے کہ کیا ہوا ہے یا کون سے وہ Individual cases ہیں کہ اس میں اس طرح کی Violation ہوئی ہے؟ بالکل، We are open to it، جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بھی ایک بات بتا دوں کہ یہ پولیس کا محکمہ بڑی Evaluation سے گزر کے آج اس جگہ پہ پہنچا ہے اور ایک زمانے میں پولیس کے بارے میں Negativity کی بات ہوتی تھی اور لوگ اس کو Negative طریقے سے بیان کرتے تھے، جب دہشتگردی کا وقت آیا اور پولیس نے جب مقابلہ کیا تو وہ Positive میں تبدیل ہو گیا۔ پھر Last tenure میں 2013ء سے 2018ء تک یہاں پر پی ٹی آئی کی حکومت تھی تو پولیس کو Independent بنانے کیلئے بھی ایک Effort ہوئی اور یہاں سے جو پولیس ایکٹ ہم نے پاس کیا اسی اسمبلی سے، اس وقت میں اپوزیشن میں تھا لیکن اسی اسمبلی کا میں حصہ تھا تو جب کے پی پولیس ایکٹ پاس ہوا تو وہ ملک کیلئے ایک مثال تھا کہ پولیس کو ہم نے Independent کر دیا اور Political interference سے ہم نے اس کو آزاد کر دیا۔ اب یہ ایک قابل تعریف عمل تھا لیکن ہر ایک کام جب ہوتا ہے تو اس کے اندر انسان ایک سال یا دو سال یا جتنا بھی وقت گزر جاتا ہے تو اس میں بہتری کی پھر گنجائش ہوتی ہے، تو میرے خیال میں اس اسمبلی کے اندر یہ ڈیڑھ سال یا تقریباً کم عرصہ ہوا ہے اس اسمبلی کا تو اس میں بار بار پولیس کے حوالے سے اس طرح کی باتیں بھی آ رہی ہیں، تو یہ میں آپ کو بتا دوں کہ اس کے اوپر ابھی ہم نے ایک مشاورتی عمل بھی کیا ہے اور یہ بھی میں آپ کو Inform کر دوں کہ وہ مشاورتی عمل یہاں پر وزیر اعلیٰ کے Level تک بھی ہوا ہے اور پھر یہ

مشاورتی عمل پرائم منسٹر کے Level تک بھی ہوا ہے اور اس میں اب ضرورت میرے خیال میں یہ ہے
کہ پولیس خود بھی اس بات کو ابھی Realize کر رہی ہے کہ جو Accountability کا سسٹم ہے پولیس
نظام کے اندر یا ان کو اگر باہر سے مانیٹرنگ کا جو سسٹم ہے وہ مزید مضبوط ہونا چاہیئے کیونکہ جو ہماری پولیس
ایکٹ کی کامیابیاں جہاں تھیں تو ادھر Accountability system کو مزید بہتر بنانے کی ضرورت
بھی ہے اور اس میں ایک جگہ پر Raid کرنا، جس طرح خوشدل خان صاحب نے صحیح فرمایا کہ قانون کے
تقاضے وہاں پر پورے ہوں۔ دوسرا یہ ہے کہ اگر Raid ہو کسی جگہ کے اوپر یا کسی گھر کے اوپر یا کسی
Premises کے اوپر تو ہمارے صوبے کا جو کلچر ہے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے لیڈی کانسٹیبلز کو وہاں پر
میرے خیال میں اگر وہ گراؤنڈ پہ موجود ہوں یا اس طرح کے اور طریقے کے ساتھ قانونی تقاضے پورے
ہونے کے بعد Arrest بھی کرنا ہے، Arrest کے بعد جو قانونی تقاضا ہے وہ ہے آیف آئی آر درج کرنا یا
روزنامچہ درج کرنا ہے، اس کے بعد کورٹ میں لے جانا ہے، تو یہ ساری چیزیں پھر Investigation کا
مرحلہ آتا ہے، Investigation سے آگے جا کر پھر پراسیکیوشن کا ایک مرحلہ آتا ہے اور پراسیکیوشن کے
بعد Sentencing کا اور پھر آگے جا کے جیل تک، یہ پورا ایک سلسلہ ہے جناب سپیکر، اور اس کے اوپر
حکومت کے اندر مشاورت شروع بھی ہے اور جس طرح میں نے اس دن یہاں فلور آف دی ہاؤس پہ بتایا
بھی تھا کہ کیبنٹ کی، آپ اس بات کا اندازہ لگائیں کہ یہ اتنا Sensitive اور Important مسئلہ تھا
حکومت کیلئے کہ کیبنٹ کی ایک کمیٹی بن گئی ہے، Top most forum ہے جو اسی ہاؤس سے جا کر کیبنٹ
بنتی ہے، وہاں پر ایک کمیٹی On Law and order بن گئی ہے، میں اس کو چیئر کر رہا ہوں، لودھی
صاحب اس کے ممبر ہیں اور اس میں چیف سیکرٹری، اس میں آئی جی پولیس، اس میں ہوم سیکرٹری، اس
میں سی ٹی ڈی، اس میں آئی بی حتیٰ کہ جتنے سیکورٹی کے ادارے ہیں ان سب کی نمائندگی ہے لیکن آپ کو یہ
جان کر خوشی ہوگی، اس کو ہیڈ الیکٹڈ لوگ کر رہے ہیں، اس کو ہیڈ اگر میں کر رہا ہوں تو میں آپ میں سے
ہوں، میرا اسی ہاؤس سے تعلق ہے، اگر لودھی صاحب اس میں ممبر ہیں تو He belongs to this
House, has been elected، تو اس میں الیکٹڈ لوگ اس کی سربراہی کر رہے ہیں، یہ ساری چیزیں
اس میں دیکھ رہے ہیں، میں صرف چونکہ تھوڑا سا بیک گراؤنڈ دینا چاہ رہا تھا، ابھی اس مسئلے کے حل،
دونوں صورتوں میں میں تیار ہوں، جو خوشدل خان صاحب نے تجویز دی ہے یا تو اگر وہ چاہتے ہیں کہ اس
مسئلے کو جو Specific ان کے علاقے سے جن کا تعلق ہے، اس کو باریکی سے دیکھیں کہ کتنے Arrest

ہوئے ہیں، اس میں کتنوں کے اوپر کیس ہوا ہے، مثلاً کتنے اس میں دہشتگرد پکڑے گئے ہیں کتنے بیگناہ تھے جو بعد میں پولیس نے ریلیز کئے؟ جو بھی ڈیٹا ہے میرے خیال میں اگر ہم نے اپنے ہاؤس کی کمیٹیز کو با اختیار بنانا ہے تو اگر ہم ہاؤس کی جو کمیٹی ہے اس میں اس ایشو کو آپ بھیج دیں اور چونکہ موؤر خوشدل خان صاحب ہیں، موؤر صلاح الدین خان ہیں، اور بھی اس میں اگر موؤر ز ہیں تو وہ بھی وہاں پر جائیں، وہ بھی اپنا موقف پیش کریں، پولیس کی طرف سے High Ranking Officials آئیں اور اپنا موقف پیش کریں، اس کیلئے حل نکالیں، ہم پولیس کے ساتھ ہیں، ہم سیکورٹی اپنے لوگوں کو اپنے صوبے کو دینا چاہتے ہیں لیکن ادھر بیٹھیں اپنے جو Public Representatives ہیں ان کے ساتھ آپ بیٹھیں، میرے خیال میں، میں یہاں سے یہ بھی ایک بات بھی بتانا چاہوں گا کہ پولیس کو بھی چاہیئے کہ جو بھی اس طرح کے ایکشنز ہوں تو زیادہ کوشش یہ کی جائے، ایک تو ایسی کوئی صورت ہوتی ہے کہ جس میں کوئی ایمرجنسی ہوتی ہے یا کوئی انٹیلی جنس ادارے کی کوئی رپورٹ ہوتی ہے اور اس میں زیادہ آپ ٹائم نہیں دے سکتے لیکن میرے خیال میں اکثریتی کیسز میں اگر ہم Public Representatives کو اعتماد میں لیں تو آپ کیلئے، پولیس کیلئے بھی آسانی ہوگی اور میرے خیال میں جو مقصد ہے سیکورٹی دینا اپنے لوگوں کو وہ بھی احسن طریقے سے پورا ہو سکے گا۔ تو میں Fully agree کرتا ہوں سر! اس کو میرے خیال میں بھیج دیں، اس دن میری سپیکر صاحب سے بات ہوئی تھی اور ہم نے یہی فیصلہ کیا تھا اور یہاں شوکت یوسفزئی صاحب بھی بیٹھے ہیں، امجد خان بھی بیٹھے ہیں، کیبنٹ کے ضیاء اللہ بنگش صاحب، ہمارے دوسرے کامران بنگش صاحب تو جتنے بھی ہمارے کیبنٹ ممبرز ہیں ان شاء اللہ اور بھی کیبنٹ ممبرز بن جائیں گے آگے جا کر، تو جتنے بھی ہیں میرے خیال میں ہم سب نے یہی فیصلہ کیا ہے کہ اس کو، ان چیزوں کو، کمیٹیز کو فعال ہونا چاہیئے، سٹینڈنگ کمیٹیز جو پارلیمنٹ کی ہیں ان میں کام ہونا چاہیئے اور یہ اچھا کام ہے، یہ Substantial کام ہے، تو میں Fully agree کرتا ہوں۔

Mr. Chairman: Is it the desire the House that the motion / matter may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The ‘Ayes’ have it. The matter is referred to the concerned Committee. Mr. Munawar Khan, MPA, to please move his call attention No. 874, in the House. Mr. Munawar Khan, MPA.

جناب منور خان: تھینک یو جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! میں اہم مسئلے کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ ضلع لکی مروت نرسنگ کالج کی منظوری ہو چکی ہے جو کہ حکومت کا ایک اہم کارنامہ ہے مگر افسوس اس بات پہ ہے کہ اس کی تعمیر دور دراز گاؤں میں ہو رہی ہے جو ضلع لکی مروت کے لوگوں کیلئے بہت ہی ظلم ہے کیونکہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کے نزدیک کافی زمین موجود ہے، حکومت کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ نرسنگ سکول کو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کے ساتھ ہی بنایا جائے۔

جناب سپیکر! نرسنگ کالج یا نرسنگ سکول یہ پورے ڈسٹرکٹ میں بلکہ Province میں میرے خیال میں سارے لوگ اس میں Admission لیتے ہیں اور اس میں زیادہ تر Male اور Female دونوں ہوتے ہیں اور اس کیلئے سیکورٹی کی کافی ضرورت پڑتی ہے اور ابھی یہ نرسنگ سکول بن رہا ہے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر سے، میں جناب لاء منسٹر کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ یہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کی ضرورت بھی پڑتی ہے ان نرسنگ کیلئے اور یہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال جو ہے یہ مین روڈ پہ ہے، کافی زمین پڑی ہوئی ہے اور بلکہ زمین بھی سستی ہے، حکومت کیلئے اس میں کافی وہ ہے کہ زیادہ پیسے بھی خرچ نہیں ہوں گے۔ تو میری جناب لاء منسٹر صاحب سے اور آپ سے، آپ کی وساطت سے یہ ریکویسٹ کروں گا کہ اگر یہ Matter جیسے آپ نے پولیس والا Matter کمیٹی کے پاس بھیجا ہے، اس کو بھی اگر آپ کمیٹی کے پاس بھیج دیں تاکہ اس میں ہیلتھ منسٹر اور ڈسٹرکٹ کے جو ایم پی ایز ہیں اور یہ آ جائیں کمیٹی میں تاکہ اس پر پوری ڈسکشن ہو جائے، کیونکہ نرسنگ سکول بار بار نہیں بنتے، یہ پرائمری سکول نہیں ہے، یہ نرسنگ کالج ہے تاکہ ایسی جگہ پہ اس کی تعمیر ہو جائے تاکہ سارے لوگوں کو اس میں Benefit کیونکہ جب ہسپتال، ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال بھی اس کے ساتھ نزدیک ہو تاکہ وہاں پہ ان کو جو نرسنگ کرتے ہیں وہ بھی ادھر جائیں اور وہاں پہ وہ کریں، تو میری یہ ریکویسٹ ہو گی آپ کی وساطت سے جناب لاء منسٹر صاحب سے کہ یہ Matter بھی کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ تھینک یو۔

جناب مسند نشین: جی لاء منسٹر، مسٹر سلطان صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: سر! میں ریکویسٹ یہ کروں گا کہ کال اٹنشن آج چونکہ ایجنڈے پر تو نہیں تھا لیکن سپیکر صاحب نے اس کو ایڈیشنل ایجنڈے میں ڈال دیا ہے، میں یہ ریکویسٹ کروں گا کہ ان کے جو پوائنٹس ہیں تو میں ہیلتھ منسٹر اور میں Coordinate کر لیں گے، یہ ذمہ داری میں لے لوں گا کہ ان کو آپس میں میں بٹھا دوں گا، وہ اس چیز کے اوپر تھوڑا بحث کر لیں، دونوں کا ڈسٹرکٹ بھی ایک ہے، ڈسٹرکٹ بھی ایک ہے

میرے خیال میں اور پہلے بھی ایک آدھ ایشو میں میں نے اپنے ادھر اسمبلی کے آفس میں منور خان صاحب اور ہشام خان کو بٹھایا ہوا تھا، تو میں یہ Commit کرتا ہوں کہ ان دونوں کی میں میٹنگ کروادیتا ہوں، کل میں کوشش کروں گا کہ اگر آپ بھی Available ہیں، وہ بھی ہیں تو ان دونوں کو بٹھادیں گے، دیکھ لیں گے۔ سر! کمیٹی میں میرے خیال میں کوئی ضرورت ایسی نہیں ہے، اگر وہ ایک دوسرے کو Convince کرلیں، بات ختم ہو جائے گی، تو بہر حال میری یہ ریکویسٹ ہے۔

<u>جناب منور خان</u>: جناب سپیکر! میں یہ بات اس لئے آپ کے نالج میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ جو Matter، یہ جو گاؤں میں لیجا رہا ہے تو یہ ہیلتھ منسٹر ہی لے جا رہا ہے، تو آپ اگر مجھے ہیلتھ منسٹر کے ساتھ بٹھانا چاہتے ہیں، کیونکہ جو سائیٹ، ہیلتھ منسٹر دے رہا ہے، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ اس کے ساتھ Agree نہیں کرتا لیکن اس کے باوجود بھی وہ اسی بات پہ اڑے ہوئے ہیں کہ نہیں ادھر ہی گاؤں میں یہ نرسنگ سکول بنے گا اور میرا صرف مقصد یہ ہے، یہ حلقہ بھی ہشام صاحب جو ہیلتھ منسٹر ہیں، یہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال بھی ان کے حلقے میں ہے۔ تو میری ریکویسٹ یہ ہے کہ صرف ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال کے قریب، نزدیک آجائے اور میں کمیٹی کیلئے اس لئے ریکویسٹ کر رہا ہوں جناب سپیکر، کمیٹی کیلئے اس لئے میں ریکویسٹ کر رہا ہوں تاکہ وہاں پر ہیلتھ منسٹر بھی بیٹھیں، سیکرٹری ہیلتھ بھی بیٹھیں تاکہ وہاں پہ یہ کلیئر ہو جائے کہ واقعی جو میں کال اٹنشن لے کر آیا ہوں یہ واقعی صحیح ہے کہ یہ نرسنگ سکول ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال کے پاس ہونا چاہیئے یا اس کی تعمیر کسی گاؤں، دور دراز گاؤں کے علاقے میں ہو۔

<u>جناب مسند نشین</u>: سلطان صاحب! اس کو ہیلتھ منسٹر کے ساتھ آپس میں بیٹھ کر حل کیا جائے تو بہتر ہو گا۔

<u>وزیر قانون</u>: اوبہ کړو، خبرہ بہ اوکړو۔ منور خان صاحب! ابھی تک ادھر جو بھی بات کی ہے میں نے اس کو Honor کیا ہے تو میں یہ ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ بیٹھ جائیں گے، نہیں ہوا تو پھر آجائیں ہاؤس کے سامنے، کوئی مسئلہ پھر نہیں ہو گا ان شاء اللہ۔

<u>جناب منور خان</u>: ٹھیک ہے جی۔

<u>Mr. Chairman</u>: Ms. Rehana Ismail, MPA Sahiba, to please move her call attention notice No. 441, in the House. Ms. Rehana Ismail, MPA Sahiba, please.

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ جناب سپیکر۔ میں وزیر محکمہ بلدیات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ اے ڈی اے ایبٹ آباد ڈیویلپمنٹ اتھارٹی نے ٹاؤن شپ 1989ء سے پہلے شروع کیا تھا جو کہ تاحال ویران اور کھنڈرات کا منظر پیش کر رہا ہے۔ جب اے ڈی اے پر دباؤ بڑھ جائے تو انہوں نے Allottee پر دباؤ ڈالنا شروع کر دیا اور ان کو نوٹسز جاری کر دیئے کہ تمام مالکان اپنے پلاٹ پر تعمیرات شروع کر دیں ورنہ ان کے انتقالات منسوخ کر دیئے جائیں گے جب کہ پلاٹ مالکان کا کہنا ہے کہ یہ سراسر ظلم ہے اور قوانین کی خلاف ورزی ہے کیونکہ ٹاون شپ میں ابھی تک کوئی ایک انسانی بنیادی سہولیات جیسے پانی، بجلی، گیس، سکول، کالج، مسجد، ہسپتال، کھیل کا میدان، پٹرول پمپ اور نہ ہی کوئی سی این جی پمپ یا بازار و مارکیٹ موجود ہے، اگرچہ اے ڈی اے کی یہ قانونی ذمہ داری ہے کہ ٹاؤن شپ میں تمام تر سہولیات فراہم کرے، اس وجہ سے ایبٹ آباد جیسے خوبصورت اور صاف ستھرے شہر کے اندر یہ اے ڈی اے کی ٹاؤن شپ کھنڈرات بنی ہوئی ہے اور مجبوراً مالکان نہ ہی یہ فروخت کر سکتے ہیں اور نہ ہی آباد کر سکتے، لہذا حکومت سے یہ توقع ہے کہ ٹاؤن شپ میں ڈیویلپمنٹ کا کام مکمل کرنے کے احکامات جاری کرے اور اے ڈی اے کو مجبور کرے کہ وہ مالکان کو ذہنی کوفت سے دوچار نہ کرے۔

جناب سپیکر صاحب! تیس سال ہونے کو ہیں کہ ابھی تک اس میں کوئی ڈیویلپمنٹ کام نہیں ہوا اور سب سے اہم کام کیونکہ یہ ایک پہاڑی علاقہ ہے، اس کو ہموار کرنے کا مرحلہ سب سے پہلے اے ڈی اے کو کرنا چاہیئے تھا جو کہ انہوں نے نہیں کیا، تو اس طرح وہ مالکان کیسے وہاں پر تعمیرات کر سکتے ہیں؟ جبکہ اس زمین کو ہموار کرنا ایک عام Allottee کیلئے مشکل ہے اور روزانہ یہ ڈیپارٹمنٹ Non user charges کو مالکان پر بڑھا رہا ہے اور اب ان کو نوٹسز جاری کئے گئے ہیں کہ ان کی الاٹمنٹ کینسل کر دی جائے گی، تو یہ کہاں کا انصاف ہے کہ Thirty years سے لوگوں نے پیسے جمع کرائے ہیں اور ان کو الاٹمنٹ ہوئی ہے اور ابھی ان کو منسوخ کرنے کی باتیں کر رہے ہیں؟ گورنمنٹ کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ اے ڈی اے، اس کو جو بنیادی ضروریات ہیں وہ مہیا کرے اور وہاں پر یہ آبادی کو ممکن بنائے۔

جناب مسند نشین: جی لاء منسٹر۔

(مغرب کی اذان)

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سب میں، چونکہ یہ کال اٹنشن بھی آج سپیشل اجازت اس کو ابھی دی گئی ہے کہ اس کو ابھی لے آئیں تو جو رول 52 ہے بلکہ جو Specific rule ہے، چونکہ میں چاہتا ہوں

کہ آنریبل ممبر نے جو کال اٹنشن لایا ہے تو اس کے اوپر کوئی Substantive جواب آ جائے تاکہ وہاں پر مسئلہ ہے تو سر، یہ A 52 ہے، اس کے نیچے یہ ہے کہ:

"The Minister may make (a brief) statement (or) ask for time to make a statement during the same and next sitting:"

تو سر، اس کو Next sitting تک پینڈنگ کر دیں، اس کے اوپر میں ان سے ساری معلومات اکٹھی کر لوں گا اور جو اس میں آگے کرنا چاہیئے تو ان کو اپنا جواب ایسے مل جائے گا کہ لوگوں کی بہتری ہو جائے گی، بجائے اس کے کہ ہوا کے اندر کوئی جواب اس وقت دے دیا جائے۔

Mr. Chairman: The matter is kept pending for response of Law Minister in next sitting.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا ایمرجنسی ریسکیو سروس مجریہ 2019 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Chairman: The Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Emergency Rescue Service (amendment) Bill, 2019 may be taken into consideration at once. Honorable Minister for Law, please.

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Emergency Rescue Service (amendment) Bill, 2019 may be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: The motion before the House that the Khyber Pakhtunkhwa, Emergency Rescue Service (amendment) Bill, 2019 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. Since no amendment has been proposed by any honorable Member in Clause 1 and 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. Clauses 1 and 2 stand part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون(ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا ایمرجنسی ریسکیو سروس مجریہ 2019 کا پاس کیا جانا

Mr. Chairman: (9b): The Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Emergency Rescue Service (amendment) Bill, 2019 may be passed. Honorable Minister for Law, please.

Minister for Law: Sir, I beg to say that the Khyber Ppakhtunkhwa, Emergency Rescue Service (amendment) Bill, 2019 may be passed

Mr. Chairman: The motion before the House is the Khyber Pakhtunkhwa, Emergency Rescue Service (amendment) Bill, 2019 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it, the Bill is passed.

ایک رکن: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب مسند نشین: کورم پوائنٹ آؤٹ ہو گیا ہے تو پلیز اس کو کاؤنٹ کریں، ارباب وسیم صاحب نے کورم کی نشاندہی کی ہے

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب مسند نشین: کورم پورا نہیں ہے، پلیز دو منٹ کیلئے گھنٹیاں بجائیں۔

(گھنٹیاں بجائی گئیں)

Mr. Chairman: Please count again.

(دوبارہ گنتی کی گئی)

Mr. Chairman: the quorum is not complete; the sitting is adjourned till 10:00 a.m., Friday, 03rd January, 2020.

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 3 جنوری 2020ء صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)